THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, November 20, 2012
(87th Session)
Volume XI, No. 09
(Nos. 01-10)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran……..………	1-2
2.	Questions and Answers ………………..……….	2-26
3.	Leave of Absence…….………………….……..	27-32
4.	Point of Order:	
	• Ban on the Newspapers in the PIA flights	33-36
5.	Resolution:	
	• Barbaric Attacks by Israeli Armed Forces on the people of Palestine …...	37-58

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume-XI	SP.XI(09)/2012
No. 09	15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, November 20, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty two minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Syed Nayyar Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾
فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا
يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ
الْقَرْحُ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں)۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) ان کو بھی نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا اجر

ضائع نہیں کرتا۔ جنہوں نے باوجود زخم کھانے کے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ (کے حکم) کو قبول کیا۔ جو لوگ ان میں نیکوکار اور پرہیزگار ہیں ان کے لیے بڑا ثواب ہے۔

(سورۃ آل عمران آیات 169 تا 172)

Questions and Answers

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ We may now take up questions. جہانگیر بدر صاحب وزیر داخلہ کی جانب سے کون جواب دے گا؟

سینیٹر محمد جہانگیر بدر (قائد ایوان): جناب چیئرمین! پانچ منٹ پہلے وہ ادھر ہی تھے۔ وہ ابھی آجاتے ہیں۔ میں ان کا پتا کراتا ہوں۔

جناب چیئرمین: سوال نمبر 33، سوال نمبر 68 اور سوال نمبر 63 وزیر داخلہ سے متعلقہ ہیں اس لیے ہم ان کو بعد میں لے لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 2، سیدہ صغریٰ امام صاحبہ۔

2. *Senator Syeda Sughra Imam: Will the Minister for Defence be pleased to state whether the persons having dual nationality are eligible for appointment in Armed Forces of Pakistan?

Syed Naveed Qamar: Persons holding dual nationality are not eligible for appointment in the Armed Forces of Pakistan.

Mr. Chairman: She is not present. Next question, Talha Mehmood *sahib.*

64. *Senator Muhammad Talha Mehmood: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the functions of Airports Development Agency; and

(b) the details of income and expenditures of the Agency during the last three years with year-wise and head-wise breakup?

Syed Naveed Qamar: (a) The mandate of Airport Development Agency (ADA) was as follows:

(i) Construction of new works within the boundary of civil airports in Pakistan.

(ii) Repair and maintenance of structures and installation within the terminal buildings and pavement areas.

(iii) Consultancy services and supervision of construction for Civil Aviation Department/Civil Aviation Authority, Pakistan Air force, Pakistan Navy, Pakistan Army, Pakistan International Airlines and Airports Security Force etc.

(b) Th Agency was finally (wounded up in October, 2010. The process of winding up of ADA was started after convening of a general meeting of ADA held on 22nd February 1993. Hence, this part of the question is not applicable.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Talha *sahib.*

سینیٹر محمد طلحہ محمود: اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ Airport Development Agency کو کیوں ختم کر دیا گیا ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں؟ اس ایجنسی کی ذمہ داری آپ نے کس ادارے کو سونپی ہے؟ جو لوگ اس ایجنسی میں کام کر رہے تھے ان کا کیا ہوا؟

Mr. Chairman: Yes, Minister for Defence.

سردار سلیم حیدر خان (وزیر مملکت برائے دفاع): جناب والا! ADA کو 1993 میں Civil Aviation میں ضم کیا گیا۔ ADA, April, 1965 میں قائم ہوا اور اس سے پہلے یہ ادارہ PIA کے زیر انتظام چلتا تھا اور 1982 میں Civil Aviation Authority جب قائم کی گئی تو اس کے بعد 1993 میں ADA کو Civil Aviation Authority میں ضم کر دیا گیا اور اس کے ملازمین کو بھی Civil Aviation Authority میں ضم کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ آپ نے کچھ اور بھی پوچھا تھا اگر وہ دوبارہ بتا دیں تو۔

جناب چیئرمین: طلحہ محمود صاحب! آپ نے جو تیسرا سوال پوچھا تھا وہ بتا دیں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: ایک تو میں نے پوچھا تھا کہ اس ایجنسی کی ذمہ داری آپ نے کس کو سونپی ہے۔

سردار سلیم حیدر خان: سول ایوی ایشن اتھارٹی کو۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: وہ بھی آپ نے clear کر دیا ہے۔ دوسرا آپ نے کہا کہ ملازمت جو ختم ہوئی تھیں ان کو آپ نے اس میں ضم کر دیا تو میرا سوال یہ ہے کہ اس کو ختم کرنے کی وجوہات کیا ہیں ؟

جناب چیئرمین: وزیر برائے دفاع۔

سردار سلیم حیدر خان: جناب، اس کو ختم کرنے کی وجوہات یہ تھیں کہ سول ایوی ایشن اتھارٹی کو یہ تمام ذمہ داریاں سونپ دی گئیں کہ ملک میں جتنے ائیر پورٹس ہیں ان کو دیکھیں اور وہاں پر جو ترقیاتی کام کرنے ہیں تو سول ایوی ایشن اتھارٹی نے کرنے ہیں تو اس کے لیے ADA کی ضرورت باقی نہیں رہی تھی تو اس کو سول ایوی ایشن اتھارٹی میں ضم کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: الیاس بلور صاحب۔ سپلیمنٹری سوال۔

سینیٹر محمد الیاس بلور: جناب چیئرمین! Honourable Minister *Sahib* نے یہ فرمایا کہ سول ایوی ایشن اتھارٹی کو یہ سارے کام سونپ دیئے گئے ہیں۔ سول ایوی ایشن اتھارٹی کچھ کام کرتی نہیں ہے تو اس کو مزید کام تھوپنے کا کیا فائدہ، آج تک باچا خان ائیر پورٹ پر کچھ بھی نہیں کیا ہے اور وہاں پر اتنا زیادہ کام ہے جس کی کوئی limit نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ سول ایوی ایشن اتھارٹی کو مزید کوئی کام دینے کا فائدہ نہیں ہے جو اپنی inefficiency کافی دفعہ دکھا چکی ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے دفاع۔

سردار سلیم حیدر خان: جناب، 1993 میں سول ایوی ایشن کو دیا گیا اور سول ایوی ایشن اپنی priorities کے لحاظ سے ہر ایئر پورٹ پر کام کر رہی ہے۔ جہاں پہلے ضرورت ہوتی ہے وہاں پہلے کام کرتی ہے اور جو چھوٹے ایئر پورٹس ہیں، جہاں پر ٹریفک کم ہوتی ہے، جہاں پر ضرورت کم ہوتی ہے تو وہاں پر priority کے لحاظ سے پھر بعد میں کام ہوتا ہے۔

Senator Ilyas Ahmad Bilour: I am sorry to say sir, we have got a second largest number of foreign flights in Khyber Pakhtunkhwa on Bacha Khan Airport.

یہ بالکل غلط ہے ہمارے ہاں اتنی فلائٹس ہیں جس کی کوئی limit نہیں ہے۔ کراچی کے بعد ہمارے ہاں دوسرے نمبر یا تیسرے نمبر پر بے نظیر ائیر پورٹ کے بعد maximum ہماری فلائٹس ہوں گی اور اتنی فلائٹس ہیں جن کی کوئی limit نہیں ہے اور وہاں پر لوگ آتے ہیں اور حج کی فلائٹس بھی آتی ہیں۔

جناب چیئرمین: بلور صاحب آپ کا سوال کیا ہے۔

سینیٹر محمد الیاس بلور: میرا particular question یہ ہے کہ یہ جو فرماتے ہیں کہ جہاں فلائٹس کم ہوتی ہیں اور جو چھوٹے ائیر پورٹس ہیں۔ ہمارے پختونخوا کا باچا خان ائیر پورٹ چھوٹا نہیں ہے وہ بہت بڑا ائیر پورٹ ہے۔ وہاں پر آپ کے جو مسافر ہیں جس طرح ان کی فلائٹس آتی ہیں۔ امارت، قطر، ابوظہی سے فلائٹس وہاں پر آتی ہیں اس لیے اسے کیسے چھوٹا ائیر پورٹ کہتے ہیں۔ پشاور سے تین فلائٹس ہر روز مڈل ایسٹ جاتی ہیں اور even سعودیہ عرب، توآپ کیسے چھوٹا ائیر پورٹ کہہ سکتے ہیں اور چھوٹے ائیر پورٹ کو ignore کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، وزیر برائے دفاع۔

سردار سلیم حیدر خان: میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح کراچی ہے، لاہور ہے، اسلام آباد ہے اس کے بعد پھر پشاور آتا ہے تو سول ایوی ایشن اتھارٹیز کی اپنی priority ہے اور ایک طریقہ کار کے مطابق باری باری تمام ایئر پورٹس پر جو کام ہے اور جس کی ضرورت ہوتی ہے وہ کیا جاتا ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ پشاور چھوٹا ہے۔

Mr. Chairman: Next question Muhammad Tahlha Mehmood *Sahib.*

65. *Senator Muhammad Talha Mehmood: Will the Minister for Railways be pleased to state the class of persons or dignitaries who are entitled to travel by train free of cost indicating also the details of facilities available in each case?

Haji Ghulam Ahmad Bilour: Free passes are issued only to the Railway Officers/ employees according to their entitlement. No other person or dignitary is entitled to travel by train free of cost. However, Limited powers vest in senior officers to allow free of cost travelling to passengers in case of emergencies and in the interest of Railways as per following monthly ceilings:

i.	Secretary Chairman Railways	=	Rs: 20,000/−
ii.	General Manager/Operations	=	Rs: 20,000/−
iii.	Divisional Superintendents	=	Rs: 10,000/−

These discretionary powers have been suspended with effect from January, 2012 due to the adverse financial condition of Pakistan Railways. The discretionary ceilings fee of the Minister for Railways and the Minister of state are presently as under:

i.	Federal Minister for Railways	=	Rs: 25,000/−
ii.	State Minister for Railways	=	Rs: 21,000/−

Mr. Chairman: Any supplementary.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب! میں یہ سوال پڑھ دیتا ہوں کیونکہ جواب آدھا دیا گیا ہے۔ کیا وزیر برائے ریلویز بیان فرمائیں گے کہ وہ کون سے افراد اور اعلیٰ شخصیات ہیں جو ٹرین کے ذریعے مفت سفر کرنے کا حق رکھتے ہیں اور ہر ایک کو جو سہولیات حاصل ہیں ان کی تفصیلات بھی بتائی جائیں۔ آپ نے مجھے یہ تو بتایا ہے کہ سیکرٹری، چیئرمین ریلوے جو ہے کسی کو 20,000/ روپے ہے کسی کو 21,000/ روپے ہیں کسی کو 10,000/ ہیں تو مجھے اس کے علاوہ بھی بتانا تھا کہ ان کو کیا اور سہولیات دی گئی ہیں جو لوگ اس قسم کے benefits لے رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی پوچھنا ہے کہ کیا یہ ٹکٹ ہی لے سکتے ہیں۔ For example جیسے آپ نے بات کی کہ بیس ہزار روپے لے سکتے ہیں تو کیا یہ مفت ٹکٹ جاری کرا سکتے ہیں اور جو ٹکٹ انہوں نے حاصل کیے ہیں وہ کسی اور کو دیئے جا سکتے ہیں یا اگر وہ ٹکٹ نہیں لیتے تو کیا وہ cash لے سکتے ہیں۔ یہ دو چیزیں ہیں؟

Mr. Chairman: Minister for Railways is not present. Where is the Leader of the House? Who would respond for question relating to the Ministry of Railways?

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: میں نے پتا کرنے کے لیے بھیجا ہے کہ آ کر کیوں چلے گئے ہیں تو ان کا بھی بتا دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جہانگیر بدر صاحب ابھی سوال منسٹری آف ریلوے کا ہے اور Honourable Minister for Railways is not here. Somebody from the Cabinet should take the responsibility. There are total ten questions on the order of the day and in spite of that the Ministers are not available. Please see who would respond for that.

Senator Muhammad Jahangir Bader: Sir, I have been told that Railways' Minister is on bed.وہ بیمار ہیں۔

Mr. Chairman: There should be some information.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: اس کو defer کر دیں۔اس کا کل بندوبست کر دیں گے۔

Mr. Chairman: So, questions relating to Interior Ministry and Ministry of Railways should be deferred.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب، آپ کے لیے جان بھی حاضر ہے۔ جو کہیں گے، منظور ہے۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: مہربانی I am so grateful آپ اچھے آدمی ہیں۔ وہ آ گئے۔

(وزیر داخلہ کی آمد پر ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر سید فیصل رضا عابدی: مجھے آج FIA کی report چاہیے۔ مجھ پر جس نے پابندی لگائی اس پر خدا کی لعنت۔ مجھے سننے کی ہمت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: عابدی صاحب آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بعد میں بات کرتے ہیں۔ Now we revert back to question relating to Interior Ministry. It is in the name of Syeda Sughra Imam *sahiba.* She is not present. Next

question Mr. Humza, he is also not present. Yes, Ch. Shujaat *Sahib.*

سینیٹر چوہدری شجاعت حسین: میں سیدہ صغریٰ امام صاحبہ کے behalf پر ان کے پہلے سوال پر سپلیمنٹری کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: چوہدری صاحب گزارش یہ ہے کہ after the amendments of the rules کسی ممبر جس نے سوال دیا ہے اور وہ موجود نہ ہو تو وہ take up نہیں ہو سکتا۔ صغریٰ امام صاحبہ خود موجود نہیں ہیں۔ تو میری عرض سن لیں۔ You have to go by the rules. رولز ہاؤس نے بنائے ہیں۔ اب صغریٰ صاحبہ نہیں ہیں تو اس لیے یہ سوال take up نہیں ہو سکے گا۔ حمزہ صاحب بھی موجود نہیں ہیں۔ So, we move on to next Next question question, yes Talha Mehmood *sahib.*

63. *Senator Muhammad Talha Mehmood: Will the Minister for Interior be pleased to sate:

(a) the number of NADRA offices in the country with province−wise breakup;

(b) the number of buildings hired for the said offices and amount being paid as rent of the buildings with province−wise breakup; and

(c) the procedure adopted for hiring the buildings?

Senator A. Rehman Malik: (a) NADRA Offices

478 NADRA Registration Centres (NRCs) / Offices are operational in the country. Province wise break up is given below:−

Province/Region	Number of Office
Capital Territory Islamabad	7
Punjab	187
Sindh	117

Balochistan	53
KPK	94
Gilgit Baltistan	9
AJK	11
Total	478

Buildings Hired by NADRA

308 buildings have been hired for NADRA Registration Centres/Offices. Remaining 170 are gratis buildings provided by the Provincial / Local Governments. Province / Region wise break up of hired buildings along with monthly Rent being paid is given below:–

Province / Region	Hired Buildings	Rent in Rs.
Capital Territory Islamabad	2	121,384
Punjab	136	4545035
Sindh	48	3485255
Balochistan	25	674260
KPK	77	1757140
Gilgit Baltistan	8	84,476
AJK	12	195,780
Total	308	10,863,330

(c) Procedure Adopted for Hiring of Buildings (Offices)

(1) Buildings are hired as per rules after having the recommendations of local Regional Head offices.

(2) Buildings are hired within the easy approachable distance to the general public.

(3) Hired building does not hamper the privacy of resident in the area.

(4) Building hired has enough space to deal with both genders separately.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب ، انہوں نے 478 بلڈنگیں کرایے پر لی ہیں ۔مجھے یہ پوچھنا ہے کہ اس کی maintenance جو ہے وہ نادرا کے ذمے ہے یا مالکان کے ذمے ہے اور ان عمارتوں میں خاص طور پر جو پیر ودھائی پر لی ہیں اس کے مالک کا نام کیا ہے اور آپ نے جو عمارتیں لی ہیں ان کی terms and conditions کیا ہیں اور ان کا کرایہ کتنے عرصے کے بعد بڑھایا جاتا ہے؟

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے داخلہ۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک (وفاقی وزیرِ داخلہ): جناب چیئرمین! انہوں نے خاصا مشکل سوال کر دیا ہے کہ اس کی maintenance کے بارے میں پوچھا تو جب بھی کوئی rent کا agreement ہوتا ہے تو اس میں لکھا ہوتا ہے کہ جو take over کرتا ہے۔ظاہر ہے ہر سال کے بعد وہ ڈسٹمپر بھی کراتا ہے اور اس میں کوئی خرابی ہوجائے تو وہ خود ہی کرتا ہے۔جہاں تک پیرودھائی والا سوال ہے یہ نیا سوال ہے اور یہ نیا سوال کر دیں تو میں اس کا جواب لا کر دے دوں گا۔ At the moment it is not available.

جناب چیئرمین: جی زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔معزز وزیر صاحب سے میرا سوال یہ ہے کہ اس میں پنجاب، اسلام آباد، سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخوا بھی ہیں۔ گلگت بلتستان آزاد کشمیر بھی ہیں لیکن فاٹا نہیں ہے۔ کیا ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے کہ فاٹا میں بھی ایسا آفس کھول دیا جائے؟ کیونکہ باجوڑ میں بھی کھول سکتے ہیں۔ وہاں حالات اتنے خراب نہیں ہیں۔ خیبر ایجنسی میں بھی ہو سکتا ہے۔ جو ایجنسیاں پرامن ہیں، ان میں ہونا چاہیے۔ کرم ایجنسی میں بھی ہونا چاہیے۔آنریبل منسٹر صاحب بتائیں کہ کیا فاٹا میں بھی آفس کھولنے کا کوئی پروگرام ہے۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Interior.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے کہ ہمارے پاسپورٹ آفس اور نادرا کے کافی لوگ اغوا ہو گئے تھے تو as a matter of policy چونکہ دفتر بند کر دیئے گئے تھے۔ ابھی دو ہفتے پہلے میٹنگ کر کے، جہاں امن ہو چکا ہے، میں ان کے ساتھ بالکل اتفاق کر رہا ہوں، اب وہ سارے دفاتر rehabilitate ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ دوبارہ کھولے جا رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Then we move on to next question. Mrs Nuzhat Sadiq *sahiba*. She was right here.

Senator Muhammad Ishaq Dar (Leader of the Opposition): Mr. Chairman! she was here and I think she will come back for her question.

Mr. Chairman: So, we wait for her.

اس سے اگلا سوال بھی انہی کا ہے۔ That relates to Railway also لیکن منسٹر صاحب کی طبیعت ناساز ہے۔ وہ تشریف نہیں لائے۔ So, the questions relating to Ministry of Railway are being deferred. بیگم نجمہ حمید صاحبہ! آپ کا بھی ریلوے منسٹری سے متعلقہ سوال ہے۔ وزیر موصوف بیمار ہیں۔ وہ تشریف نہیں لائے۔ اس کو defer کر دیتے ہیں۔ وزیر صاحب کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے he is bed ridden مجھے یہ اطلاع دی گئی ہے۔ ریلوے منسٹری کے questions defer کر دیے ہیں۔

سینیٹر بیگم نجمہ حمید: ٹھیک ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: یہ سوال بھی بیگم نجمہ حمید صاحبہ کا ہے۔ یہ بھی ریلوے کا ہے جو defer ہو گیا ہے۔ ڈار صاحب! Question material is over, we are still waiting for Nuzhat Sadiq, what to do now?

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! I apologize, مجھے ان کے سوال کے بارے میں نہیں پتا۔ میرے خیال میں وہ ایک کاپی باہر سے لینے گئی ہیں۔ She is just coming in minute.

Mr. Chairman: How can we proceed now? Rules cannot allow putting questions on ones behalf. If you break the rules then Shah *sahib* it will become a precedent. Yes, Minister for Defence.

سردار سلیم حیدر خان: جناب! گزارش یہ ہے کہ بیگم زہت صادق صاحبہ کا جو سوال ہے اس کا جواب ابھی تک نہیں آیا کیونکہ اس پر ہم نے بہت سی معلومات اکٹھی کرنی ہیں۔ اسے kindly defer کیا جائے۔ یہ next rota day پر آجائے گا۔

جناب چیئرمین: جی حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! دفاع کے کتنے سوال ہیں جن کا یہی جواب ملتا ہے کہ ہم معلومات اکٹھی کر رہے ہیں۔ میرے سوالات کا بھی ابھی تک جواب نہیں ملا۔ یہ بھی نہیں بتا سکتے کہ جرنیلوں کی تنخواہ کتنی ہے۔ یہ ایک اچھا ڈرامہ ہے کہ ہم جواب اکٹھے کر رہے ہیں۔ انہیں کوئی آخری وارننگ دیں۔

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! اس سوال کا نوٹس پچیس اکتوبر کا ہے۔ ابھی اس پر بہت زیادہ وقت نہیں گزرا۔ اگر تین چار مہینے ہوگئے ہوتے تو پھر کوئی ایسی بات کرتے۔

سردار سلیم حیدر خان: جناب! گزارش یہ ہے کہ آج کے جتنے دفاع کے questions ہیں، صرف اسی ایک question کے لیے request ہے۔ اس سیشن کے سارے سوالوں کے جواب ہم نے دیے ہیں۔

جناب چیئرمین: زہت صادق صاحبہ! آپ کا question ہے relating to the Defence Ministry we are going to defer it. There is a request that they are collecting the material for that. So, it is being deferred now. Now we move on to next question. اگلا سوال وزارت ریلوے سے متعلق ہے۔ The honourable Minister is sick, he is not available in the House so that is being deferred also. The [1]Question Hour is over.

---

[1] *[All the remaining questions and their replies are taken as read and placed on the table of the House.*]

33. ***Senator Syeda Sughra Imam:** Will the Minister for Interior be pleased to state the names of countries with which Pakistan has dual citizenship agreements indicating also the year of enactment of agreement with each country?

Senator A. Rehman Malik: The Government of Pakistan has dual nationality arrangements with sixteen (16) countries as per "Annex–A" indicating the year of commencement of the arrangements country–wise.

Annex–"A"

LIST OF COUNTRIES WITH WHOM PAKISTAN HAS DUAL NATIONALITY ARRANGEMENT

S. No.	Name of Country	Year of Arrangements
1.	Australia	2nd September, 1974
2.	Belgium	1st December, 1983
3.	Canada	17th May, 1973
4.	Egypt	1st December, 1990
5.	France	1st December, 1983
6.	Iceland	1st December, 1983
7.	Ireland	9th April, 2005
8.	Italy	1st December, 1983
9.	Jordan	27th February, 1989
10.	Netherlands	18th February, 1993
11.	New Zealand	1st December, 1983
12.	Switzerland	1st December, 1983
13.	Syria	13th March, 1989

14.	Sweden	29th August, 2002
15.	United Kingdom (UK)	13th April, 1951
16.	United States of America (U.S.A)	29th August, 2002

68. *Senator Hamza: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact that restrictions on visit visas for Pakistan and India are being relaxed on reciprocal basis, if so, its details; and

(b) whether there is any proposal under consideration of both the countries to give special concession in the said visas to the senior citizens particularly those who were born and brought up in other country, if so, its details?

Senator A. Rehman Malik: (a) Yes.

(i) Number of cities to be visited has been increased from three to five.

(ii) Period of stay has also increased for maximum from three months to six months.

(iii) Grant of visa for a longer period of up to two years with multiple entries to:−

(a) Senior citizens (those above 65 years old).

(b) National of one country, married to a national of the other country.

(c) Children below 12 years of age accompanying parents as given in above (b).

(b) Yes.

(i) The visitor visa will be issued to senior citizens (those above 65 years old) for a period up to two years with

multiple entries and also exempted from Police Reporting.

(ii) Issuance of visa on arrival at Attari / Wagha Check-post.

66. *Senator Nuzhat Sadiq: Will the Minister for Defence be pleased to state:

(a) the overall financial losses of PIA as in March 2008 and at present;

(b) whether an independent performance based and financial / operational audit of PIA has been conducted to identify the disadvantages and grey areas of the National Airline by the incumbent government, if so, the details thereof; and

(c) the details of malpractices / embezzlement reported in the last four audits of PIA indicating also the names and designation of the persons involved in the same and the action taken against them?

Syed Naveed Qamar: The requisite information is being obtained from the concerned quarter and will be provided on next Rota Day.

67. *Senator Nuzhat Sadiq: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) the overall financial losses of Pakistan Railways as in March 2008 and at present;

(b) whether any independent performance based financial / operational assessment of the said department has been done to identify weak / grey areas of Pakistan Railways by the incumbent Government, if so, the findings of the same; and

(c) the steps being taken/proposed to be taken by the Government to make Pakistan Railways a profitable organization?

Haji Ghulam Ahmad Bilour: (a) The overall losses sustained by Pakistan Railways as in 2007-2008 and at present are as under:-

(Rs. in Billion)

Period	Loss	Average Loss per month	
2007-2008	16.855	1.405	
2011-2012	30.361	2.530	
2012-2013	31.000	2.583	(Budgeted)

(b) On the directives of Supreme Court of Pakistan, Railway Administration has contracted an agreement with a Chartered Accountants Firm i.e M/s. Yousuf Adil Saleem & Company at Islamabad to carry out the Forensic Audit of the Department. The firm is to take all the accounts, inventories, assets, liabilities, capital and other economic elements to determine how they should work together.

Earlier, Ministry of Railways with the funding of World Bank contracted an agreement with M/s. Riaz Ahmed Khan & Company, a Chartered Accountants firm for Pakistan Railways to develop a Financial Information System/Management Information System. The project is aimed at upgrading the Railways' capability to take timely and informed decisions. This is key initiative and forms part of Railway organizational restructuring. This will introduce cost

conscious management and profit driven decision-making in the organization. Implementation of this project will allow PR to separate its costs and revenues for all of its relevant functions, services and activities and adopt line of business approach. It would also minimize the inefficiencies in the system, reduce the cost of business and consequently enhance productivity, facilitating informed business decision making.

(c) Following steps have been taken to make Pakistan Railways a profitable organization:-

(i) Repayments of 4 Chinese loans and interest from 2011-12 onwards have been transferred to Economic Affairs Division.

(ii) On the request of this Ministry, Finance Division recommended to SBP impose moratorium on Interest on Overdraft from October, 2011 to June, 2013.

(iii) All non-productive expenses have been stopped and expenditures are being incurred in accordance with available resources i.e revenue generation and government subsidy.

(iv) incurrence of expenditures other than salary/pension, fuel and utilities have been subjected to cash release by the competent authorities.

(v) A separate project "Special Repair of 150 Running locomotives" have been got approved during 2012-13 under PSDP. It will decrease the burden of locomotive maintenance on Revenue Budget.

(vi) A programme for repair of 96 locomotives has been prepared. Federal Government is lining up a loan from National Bank of Pakistan.

(vii) Transport facility has been monetized for senior officers of Pakistan Railways.

(viii) Only commercially viable trains are being run.

(ix) In addition, the austerity measures issued by Finance Division have been implemented in true spirit.

70. *Senator Begum Najma Hameed: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) the number of railway saloons owned by Pakistan Railways at present; and

(b) the persons who are entitled to use the said saloons?

Haji Ghulam Ahmad Bilour: (a) Presently 33 railway saloons are available over the system.

(b) The following persons are entitled for use of these saloons ;

S. No.	Names of entitled persons
1.	President of Pakistan
2.	Prime Minister of Pakistan
3.	Chairman Senate
4.	Speaker National Assembly
5.	Chief Justice of Pakistan
6.	Federal Ministers
7.	Minister of State for Railways
8.	Adviser to the Prime Minister
9.	Chief of Army Staff
10.	Chief of Naval Staff
11.	Chief of Air Staff

12. Chairman Joint Chief of Staff Committee
13. Vice Chief of Army Staff
14. Wafaqi Mohtasib (Ombudsman)
15. Chief Election Commissioner
16. Governors
17. Provincial Ministers (Punjab & Balochistan)
18. Secretary/Chairman Railways
19 Member Finance/Additional Secretary Railways
20 Secretary Railway Board
21 General Managers Railways
22 Additional General Manager Railways
23 Inspector General Pakistan Railway Police
24 Principal Officers Railway Headquarters
25 Federal Government Inspector of Railways
26 Divisional Superintendent Pakistan Railways
27 Public on commercial basis

---

71. *Senator Begum Najma Hameed: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) the date of establishment of locomotive factory in Risalpur; and

(b) the number of locomotives and bogies manufactured in the factory so far?

Haji Ghulam Ahmad Bilour: (a) Pakistan Locomotive Factory was established in the year 1992 for manufacturing of new locomotives.

(b) Pakistan Locomotive Factory Risalpur has manufactured 97 Diesel Electric Locomotives so far in the range of 2000−3000 Horsepower for hauling passenger and freight trains.

"UNSTARRED QUESTION AND ITS REPLY"

(Question No. 1 was set down for answering on 8th November, 2012 but was deferred)

1. Senator Nuzhat Sadiq: Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact Adda fee is being charged from public transport vehicles on GT Road at Rawat which is situated in ICT, if so, its reasons?

Reply not received.

جناب چیئرمین: جی طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر سید فیصل رضا عابدی: جناب چیئرمین! آج وزیر داخلہ صاحب آئے ہوئے ہیں۔ میرے متعلق FIA کی report یہاں پیش کی جائے۔

جناب چیئرمین: عابدی صاحب ایک report lay ہونے دیں۔ طلحہ محمود صاحب! ایک matter تھا relating to the Provincial Motor Vehicle Ordinance اس کی report آج پیش ہونی تھی۔

سینیٹر محمد طلحٰہ محمود: جناب! میں اسی پر ایک منٹ لینا چاہوں گا۔ جناب مجھے اجازت ہے؟

جناب چیئرمین: جی طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر محمد طلحٰہ محمود: جناب! سینیٹ نے مجھے جو بل بھیجا تھا آج ہم نے اس پر تقریباً ڈیڑھ سے دو گھنٹے debate کی ہے۔ ہم نے کمیٹی کا اجلاس بلایا تھا لیکن اس میں ہمارے پاس دو problems تھے۔ ایک Secretary Interior حاضر نہیں ہوئے۔ وزیر داخلہ موجود نہیں تھے۔ ایک

ایڈیشنل سیکرٹری تھے اور ایک ایس ایس پی ٹریفک آئے تھے جو تیار نہیں تھے۔ اس قانون میں یہ importance ہے۔

Mr. Chairman: I seek the attention of the Interior Minister because this is a question relating to the Interior Ministry. This was your Bill which was moved.

سینیٹر محمد طلحہٰ محمود: جناب! بل کے لیے وہاں پر کوئی بھی competent بندہ نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے Ministry of Interior کی request پر ہم نے اسے postpone کیا ہے۔ اب ان پر depend کرتا ہے کہ یہ کب وقت دیتے ہیں اور اسے کس طریقے سے brief کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کی جو important بات ہے وہ ذرا سن لیجیے۔ اس میں amendment نہیں مانگی جا رہی۔ اس میں اختیار مانگا جا رہا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ سینیٹ یا نیشنل اسمبلی کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا اختیار ہے کہ ہم جرمانہ تین سو روپے کریں یا تیس ہزار روپے کریں۔ ہم اسے انیس روپے کریں، بیس روپے کریں۔ اے کریں، زیڈ کریں۔ سارا اختیار ہمیں دیا جائے۔ اب یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اس مسئلے میں کوئی اگر اہم شخصیت جو اس پر command رکھتی ہے وہ تشریف لاتی ہے اور وہ کمیٹی کو brief کر دے کیونکہ کمیٹی میں جتنے لوگ موجود تھے، میں اس کے minutes کی کاپی اور ان کی briefing، جو ان کے remarks تھے، وہ بھی میری کوشش ہو گی کہ انشاء اللہ جلد سے جلد آپ کی میز پر آجائے تو آپ remarks بھی دیکھ لیجیے کہ سب کے negative remarks تھے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر داخلہ صاحب۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب چیئرمین! آج صبح ہماری کچھ مصروفیات تھیں۔ مجھے صبح سپریم کورٹ میں appear ہونا تھا۔ سیکرٹری داخلہ کو شعیب سڈل کمیشن میں جانا تھا۔ اس کے بعد میری ایوان صدر میں ساڑھے بارہ بجے میٹنگ تھی۔ ایڈیشنل سیکرٹری چھوٹی پوسٹ نہیں ہوتی وہ نمبر ٹو ہوتا ہے۔ He was fully authorized and when the Secretary is not there, he is the competent authority on behalf of the Ministry to represent the whole thing. اب یہ کہنا کہ ایڈیشنل سیکرٹری کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ میں معذرت کے ساتھ طلحہ صاحب سے کہوں گا he was authorized by me. I told him to go because the Secretary will not be available. I will not be available but what I

I will ensure that the Secretary Interior is کہ اگر یہ کوئی نئی تاریخ دیتے ہیں، say there with the full input. Thank you.

جناب چیئرمین: جی طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر محمد طلحٰہ محمود: ایک سیکنڈ لوں گا۔ میں آپ کی بات سے بلکل متفق ہوں کہ ایڈیشنل سیکرٹری کی ایک اہمیت ہے۔ اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈیڑھ سے دو گھنٹے ہم نے اس پر بحث کی ہے لیکن چونکہ اس میں ایسا material تھا، جس کی وجہ سے ایڈیشنل سیکرٹری کوئی decision لینے کی position میں نہیں تھا۔ لہذا ان کی request پر ہم نے اسے postpone کیا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ رحمٰن ملک صاحب! یہ Bill Ministry of Interior کا ہے۔ It is Provincial Motor Vehicle Ordinance. So, it is your Bill and I ask the honourable Chairman of the Standing Committee that he may coordinate with you اور اس کے لیے کوئی نئی date fix کر کے پھر اسے ایوان میں لے آئیں۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب چیئرمین! میں نے بڑی humble request کی تھی کہ جو rules of business ہوں ان کو ہی follow کیا جائے۔ یہ جو direct attached department کو فون کر کے بلالیتے ہیں، میرے نوٹس میں نہیں ہوتا۔ میں loop میں نہیں ہوتا ہوں۔ جیسے پہلے کے rules of business میں ہے، please send the letter to me, ask the Secretary Interior and if they do not come then I can hold them accountable. Thank you.

Mr. Chairman: Follow the rules. Yes Ch. Shujjat *sahi*b on point of order.

سینیٹر چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! میں پہلے بھی پوچھنا چاہتا تھا کہ اگر اس کتابچے میں کسی سوال کا جواب غلط دیا گیا ہو اور وہ ایوان میں بھی نہ آئے تو کیا اسے سچ سمجھا جائے یا اس پر کوئی اور سوال کیا جاسکتا ہے؟ یہاں جو لکھا گیا ہے یہ وزیر داخلہ کے متعلق تھا۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ سولہ ممالک ایسے ہیں جن کے ساتھ ہمارا dual agreement ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ میرے علم کے

مطابق United States کے ساتھ ہمارا dual agreement نہیں ہے۔ یہاں لکھا گیا ہے۔ اس کے بارے میں بتائیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر داخلہ صاحب۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب! چونکہ یہ پوائنٹ صغریٰ امام صاحبہ نے بھی اٹھایا تھا۔ میں نے اسے بڑا deeply study کیا تھا۔ میں چوہدری صاحب سے بالکل متفق ہوں۔ تین ممالک ہیں۔ خاص طور پر امریکہ اور سویڈن کا ہمارے ساتھ as such کوئی formal agreement نہیں ہے۔ ۲۰۰۲ میں ایک summary move ہوئی تھی during General Musharraf's time جس میں یہ کہا گیا تھا کہ امریکہ کے ساتھ dual nationality accept کر لی جائے۔ That summary was approved by the President and that is how it was accepted. It is unwritten agreement, understanding between the US and Pakistan. I agree with this. یہ بالکل ٹھیک ہے۔ ہم اسے اس طرح لے کر چل رہے ہیں۔

There is no MOU signed, there is no agreement. I fully agree. It is up to the Senate, how they take it but normally when the two governments give consent and then they got to carry forward.

Mr. Chairman: Minister *sahib*, could you see the reply given. As you have stated that we don't have any agreement or a treaty with the United States but the reply which is given is probably incorrect. If we take your statement as true, that is an incorrect answer given to the House. اس بارے میں آپ بتا دیں۔

The Government of Pakistan has dual nationality arrangements with sixteen countries as per Annexure A indicating the year of commencement of the arrangements country wise. This is the question of Chaudhry Shujaat *sahib*.

Senator A. Rehman Malik: There is a word arrangement. There is no word of agreement. I said it consistently

پچھلی مرتبہ جب یہی point raise ہوا then I had a look on it because I was not present, it was said by the MOS but when I had gone into details واقعی یہ agreement نہیں ہے، MOU نہیں ہے۔ This is a correct word "arrangements".

Mr. Chairman: The question was regarding the agreements. Then this is a faulty answer.

Senator A. Rehman Malik: There is no agreement. I regret for the word.

Mr. Chairman: The question was the agreement between the countries. You have made a reply that there is an arrangement. The question pertains to the agreement.

اس بارے میں House کو بتائیں۔

Senator A. Rehman Malik: I regret the word and when the mover of the question is here, I will be able to give detailed response on that. Thank you.

Mr. Chairman: Abidi *sahib* you are on point of order.

Senator Syed Faisal Raza Abidi: Sir, I am on the point of order.

Mr. Chairman: Kindly confine yourself within the rules.

سینیٹر سید فیصل رضا عابدی: لگا کر آگ سینے میں چلے ہو تم کہاں ہمدم
ابھی تو راکھ ہونے تک تماشا اور بھی ہو گا

چیئرمین صاحب! Supreme Judicial Council کے order 113/2005 کے تحت جو شخص بھی ججوں سے شکایت رکھتا ہے یا ان پر الزام لگانا چاہتا ہے، television کا سہارا لے کر الزام لگائے جس کے بعد Supreme Judicial Council کا چیئرمین اور سیکریٹری دو judge appoint کریں گے جو اس کے case کا جائزہ لیں گے۔ اگر اس کے ثبوت غلط ہوں گے تو اس کو سزا دیں گے نہیں تو Supreme Judicial Council کی کارروائی شروع ہو گی۔ اس کی violation

کرتے ہوئے اس ملک کے قاضی القضاۃ نے مجھ پر FIA اور police کے ذریعے enquiry شروع کروائی اور میں دو ماہ تک enquiry بھگتتا رہا۔ کیا وہ ٹوپی ڈرامہ تھا؟ اگر ٹوپی ڈرامہ نہیں تھا تو آپ نے report دینے کا وعدہ کیا تھا، صابر بلوچ صاحب نے report دینے کا وعدہ کیا تھا اور وزیر صاحب نے بھی report دینے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ کے وعدے کے مطابق میں نے خاموشی اختیار کی، میری report منظر عام پر لائی جائے۔ کل یا پرسوں جب سابق وزیر اعظم کے بیٹوں سے enquiry شروع ہوئی تو تمام ہال چیخ رہے تھے کہ FIA سے enquiry کرانا ناجائز ہے۔ ادھر مجھ مسکین پر چیخنے والا کوئی نہیں تھا؟ کیا میں آپ کی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتا؟ اگر آپ لوگوں نے یہی رویہ رکھنا ہے تو میرے لیے الگ نشست arrange کریں۔ میں آپ لوگوں کی صفوں میں بیٹھنے کے لیے بالکل تیار نہیں ہوں۔

جناب چیئرمین: عابدی صاحب---

سینیٹر سید فیصل رضا عابدی: نہیں، نہیں، سنیں۔

جناب چیئرمین: عابدی صاحب، میری بات سنیں۔ آپ نے جس report کا ذکر کیا اور Acting Chairman نے جو ruling دی تھی، رحمٰن ملک صاحب موجود ہیں، ان سے پوچھ لیتے ہیں کہ ministry کو جو directive دیا گیا تھا، اس بارے میں بتائیں۔ Abidi *sahib*, please take your seat. Rehman Malik *sahib*, Deputy Chairman while presiding انہوں نے ایک خط کے حوالے سے ruling دی تھی کہ Registrar Supreme Court نے جو خط FIA کو بھیجا ہے، وہ produce کیا جائے۔ اس ruling کے بارے میں آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب! انہوں نے آج ہی کہا ہے تو انشا اللہ میں کل produce کر دوں گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: عابدی صاحب وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ وہ کل دے دیں گے۔ ہمایوں مندوخیل صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب! کوئٹہ سے---

(مداخلت)

جناب چیئرمین: عابدی صاحب، تشریف رکھیں۔ عابدی صاحب، آپ تشریف رکھیں۔
ہمایوں مندوخیل صاحب۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب! کوئٹہ میں---

(مداخلت)

Mr. Chairman: Leader of the House, kindly see the situation.

یہ آپ کے treasury benches سے ہیں۔ Leader of the House.

(اس موقع پر سینیٹر سید فیصل رضا عابدی جناب چیئرمین کے سامنے آکر زور زور سے بولتے رہے)

جناب چیئرمین: Chief Whip *sahib* دیکھیے۔ جی Leader of the Opposition.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! آپ اس House کو دس یا پندرہ منٹ کے لیے adjourn کر دیں۔ You call all the Parliamentary Leaders in your chamber and let us talk. یہ معاملہ regularly bringing insult to this House, it is bringing contempt to this House. آپ فیصلہ کریں---

(مداخلت)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: کیا یہ treasury کا role ہے، آپ پندرہ منٹ کے لے adjourn کریں کیونکہ if we are going to run this House through personal or individual specific agenda تو پھر آپ فیصلہ کر لیں۔ یہ روز کا تماشا بن گیا ہے۔ آپ پندرہ منٹ کے لیے adjourn کریں تا کہ ان کا مسئلہ بھی حل ہو اور اس کا کوئی راستہ ڈھونڈیں کہ کیا راستہ ہے۔ آپ House adjourn کریں۔

Mr. Chairman: Leader of the House.

جو ڈار صاحب نے کہا ہے؟ how do you respond to that?

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: چیئرمین صاحب! ٹھیک ہے کہ جب اس طرح کے matters ہیں جو کہ House میں مسلسل آتے ہوں. it needs your care and attention.

(مداخلت)

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: میرے خیال میں ان کو موقع دینا چاہیے۔ آپ chamber میں بیٹھ کر ان کی بات سن لیں تا کہ House smoothly چلے۔

Mr. Chairman: Bader *sahib*, this relates to the functionaries of the government. It does not relate to the Senate Secretariat. You being the Leader of the House, represents the Prime Minister. You should resolve this issue. Yes, Leader of the House.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: اگر آپ کہیں گے تو

I will put my efforts on this but the mater relates to the ministries.

Mr. Chairman: You represent the Prime Minister, you represent the ministries and you are Leader of the House. Yes, Minister for Interior.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب چیئرمین! وہ letter and report میں دوسرے دن لایا تھا اور اس وقت عابدی صاحب نہیں تھے۔ میں ابھی اس letter کی کاپی منگوا لیتا ہوں and I will present before the House.

Mr. Chairman: Thank you, Minister for Interior.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جناب محمد یوسف بلوچ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 19 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: میاں رضا ربانی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 19, 20 نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب راجہ محمد ظفر الحق صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 19, 20 نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب عدنان خان صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 16 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب عثمان سیف اللہ خان صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 14اور 19 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد اسحاق ڈار صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 19 نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: ہمایوں مندوخیل صاحب۔

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب! بلوچستان کے doctors پچھلے ایک ماہ سے strike پر ہیں۔ بلوچستان میں تواتر سے بڑے doctors جن کی اچھی practices ہیں، ان کو اغوا کر کے بہت بڑی رقم کے عوض چھوڑا جاتا ہے۔ حال ہی میں ایک ماہ قبل ڈاکٹر سعید کو اغوا کیا گیا ہے جس کی وجہ سے بلوچستان کے تمام doctors ہڑتال پر ہیں اور کسی بھی private یا سرکاری ہسپتال میں doctors

حاضر نہیں ہو رہے جس وجہ سے مریضوں کو problems ہیں۔ اس سلسلے میں provincial government کچھ نہیں کر پا رہی یعنی جو doctors پہلے اغوا ہوئے تھے، وہ بھی پیسے دے کر چھٹے اور اس وقت جو ڈاکٹر اغوا ہوئے ہیں، ان کو بازیاب نہیں کرایا جا سکا۔ Doctors کو strike کرنے کی وجہ سے اس وقت ستر doctors arrest کر کے جیل میں ڈالے گئے ہیں۔ لگتا ہے کہ بلوچستان حکومت سرے سے ہے ہی نہیں کیونکہ Chief Minister یہاں پر پھر رہا ہے۔ آپ کوئی ruling دیں کہ یا Federal Government interfere کرے کیونکہ معاملہ بہت سنگین ہوتا جا رہا ہے۔ پورے صوبے کے ہسپتالوں میں کوئی ڈاکٹر نہیں بیٹھ رہا اور اس وجہ سے نہیں بیٹھ رہے کہ وہ continuously اغوا ہو رہے ہیں۔ ایک ماہ ہو چکا ہے اور اس ڈاکٹر کو بازیاب نہیں کرایا جا سکا اور مزید 70 doctors arrest کر لیے گئے ہیں، یہ مسئلے کا حل نہیں ہے۔ آپ please اس بارے میں کوئی ruling دیں یا کچھ کہیں۔

Mr. Chairman: Thank you Mandokhel *sahib*, as you know after 18th amendment the Ministry of Health has been devolved to the provinces, point is that you showed a concern, it is real concern of general public also,

کہ doctors کی strike ہے۔ جناب جہانگیر بدر صاحب! آپ اس پر کچھ فرمانا چاہیں گے، انہوں نے جو issue raise کیا ہے۔ Mandokhel *sahib*, you should move a resolution for it.

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب! یہ معاملہ provincial ہے لیکن جب معاملہ بہت serious ہو جاتا ہے---

Mr. Chairman: Instantly, you are asking a thing on a point of order, the proper procedure would be that you move resolution or motion for that. Let it be debated in the House, let there be some consensus in the House and it could be resolved through the House that what measures should be taken. Kindly, you have a word with the Leader of the House and you consult with the Leader of the Opposition. You move an appropriate resolution

and motion then we take it up. In the meantime, Jahangir Bader *sahib*, you look into it because this is an issue which is concerning with the general public.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: یہ ٹھیک ہے جب یہ اس پر resolution move کریں گے تو اس پر discussion بھی ہو جائے گی پھر اس پر دیکھا جائے گا کہ کون سے measures ہیں، that need to be taken.

جناب چیئرمین: جی کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ جناب چیئرمین! آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں کہ اٹھارھویں ترمیم کے بعد Ministry of Health صوبوں کو devolve ہو گئی ہے۔ میں یہ بات share کرنا چاہ رہی ہوں، police ڈاکٹروں سے برا سلوک کر رہی ہے، ان کو گریبانوں سے پکڑ کر سڑکوں پر گھسیٹ رہی ہے، 300 doctors جیل میں ہیں۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ Ministry of Health devolve ہو گئی ہے، آپ کی بات بالکل بجا ہے، مگر وہ اچکے، چور اور لفنگے نہیں ہیں، وہ پڑھے لکھے بچے ہیں۔ آپ Minister of Interior سے کہیں کہ ان سے کم از کم یہ بات کریں کہ police ان کے ساتھ یہ سلوک نہ کرے۔ وہاں پر وہ اغواء ہو رہے، مر رہے ہیں، وہاں پر چوری ہے، ڈکیتی ہو رہی ہے اور سب کچھ ہو رہا ہے۔ وہ قوم کی cream ہیں، آپ کے تمام hospitals بند ہیں، کچھ لوگ سڑکوں پر مر رہے ہیں اور کچھ hospitals کے باہر مر رہے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گی، آپ کی بات بالکل صحیح ہے کہ Ministry of Health devolve ہونے کے بعد صوبے پر ہمارا اختیار نہیں ہے، مگر یہ اختیار تو ہے کہ جب وہاں پر police ہمارے ڈاکٹروں کو گھسیٹ، گھسیٹ کر لے جا رہی ہے، وہ کس جرم میں گھسیٹ کر لے جا رہی ہے، اس کو کم از کم بند کروایا جائے۔ برائے مہربانی ان ڈاکٹروں کو رہائی دلائی جائے۔

جناب چیئرمین: وہ police بھی Province کی ہے، وہ Federal Government کی نہیں ہے اور law and order is with the Province لیکن میں نے جیسے suggest کیا ہے اور Leader of the House سے بھی کہا ہے کہ kindly intervene کریں and look into it کہ اس کا کیا ہو سکتا ہے۔ جی قائد ایوان صاحب۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: آپ نے جو فرمایا ہے، اس کے مطابق چلتے ہیں۔ مجھے ابھی کسی نے information دی ہے کہ doctors رہا ہو چکے ہیں۔ محترمہ نے جو فرمایا ہے، یہ بات غور کرنے کی ہے کہ doctors ایک پڑھا لکھا طبقہ ہے، ان کے ساتھ اس طرح غیر انسانی سلوک نہیں ہونا چاہیے جو ان کے ساتھ ہو رہا ہے۔

Mr. Chairman: Thank you Leader of the House, you kindly intervene into it.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: ان کو ایک message بھیج دینا چاہیے کہ وہ human rights کا خیال کریں۔

جناب چیئرمین: جی زاہد خان صاحب! آپ کا کوئی point of order ہے۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب! نہیں میرا point of order نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا ٹھیک ہے۔ جی کریم خواجہ صاحب۔

سینیٹر کریم احمد خواجہ: جناب چیئرمین صاحب! آپ کا شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب! میں اس بار اپنے صوبے میں گیا تو مجھ سے یونیورسٹی کے نوجوان students ملے اور doctors بھی ملے، میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ میں ان کی بات یہاں تک پہنچاؤں گا۔ یہ public importance کی بات ہے کہ Government of Pakistan نے کچھ عرصہ پہلے youtube پر پابندی لگائی تھی اور youtube سے students, doctors اور لوگوں کو بہت سی چیزوں کی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اس میں جو غلط مواد ہے، آپ اس کو block کریں، باقی دنیا میں youtube کھلی ہوئی ہے، اس سے خاص طور پر ہمارا نوجوان طبقہ مستند فائدہ اٹھاتا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ Government کو چاہیے کہ youtube سے جلد سے جلد پابندی اٹھائے کیونکہ یہ خاص طور پر نوجوانوں کی demand ہے اور professional class کی demand ہے، خاص طور پر doctors, engineers and lawyers کی demand ہے۔ برائے مہربانی حکومت اس پر توجہ دے اور youtube پر جلد سے جلد پابندی ختم کرے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی وزیر داخلہ صاحب! آپ کچھ کہنا چاہیں گے۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب! یہ میرا subject نہیں ہے لیکن میں IT کے کچھ matters deal کرتا ہوں تو عرض کر دیتا ہوں۔ ایک وقت تھا کہ پوری قوم یکجا ہو کر کہہ رہی تھی کہ youtube بند کرو، گھیراؤ جلاؤ شروع ہو گیا اور اس وقت 467 sites block کیں، یہ ہمیشہ ایک virus کی طرح آتا ہے جو derogatory movie ہے، وہ کسی نہ کسی طریقے سے، کسی نہ کسی website پر آ جاتی تھی۔ میں ان سے agree کرتا ہوں، جیسے اعتزاز صاحب نے بڑی اچھی بات کی تھی کہ اگر library میں کوئی کتاب خراب آ جائے--- Mandviwalla *sahib*, attention please, جناب! آواز آ رہی ہے، میں ان سے---

Mr. Chairman: You should not give the direction.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب! میں ان سے request کر رہا ہوں، I am not directing him.

Mr. Chairman: You should address to the Chair.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب چیئرمین! ان کی بات بالکل بجا ہے کہ اس وقت demand ہے، جیسے اعتزاز صاحب نے کہا تھا کہ اگر library میں کتاب خراب ہو تو ساری library کو نہیں جلا دیا جاتا۔ میں بالکل مانتا ہوں کہ اس movie کے ہوتے ہوئے، ہمیں youtube نہیں کھولنی چاہیے، یہ میرا بحیثیت مسلمان ایمان ہے۔ اس کے ساتھ، ساتھ عرض ہے کہ اس وقت ایسے mechanical systems ہیں اور software ہیں جن سے websites کو block کیا جا سکتا ہے، جیسے google میں کوئی pornography ہو تو pornography block ہو جاتی ہے that means 5 to 6 firewalls in the system. میری Secretary IT and PTA کے ساتھ meeting ہوئی تھی and they have been instructed to import that particular software enabling them to put the main frame. ہمارا جو main hub ہے، ان کو اس میں لگا دیا جائے تاکہ کوئی ایسا derogatory remark or any anti-Islamic and anti-religious material نہ آئے۔ I think, we expect in the two to three weeks that we will have that software. Once we assure that nothing of that sort, no anti-religious, no anti-Islamic and no derogatory

movie and documentary against our religion is allowed to infiltrate. میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں سینیٹر صاحب سے request کروں گا کہ دو سے تین ہفتوں تک صبر کر لیں۔ Let that software come, we will install and automatically we will be able to block it out. Thank you sir.

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ جی پرویز رشید صاحب۔

Point of Order:

Ban on the Newspapers in the PIA Flights.

سینیٹر پرویز رشید: جناب چیئرمین صاحب! آپ کا شکریہ۔ چیئرمین صاحب! میں آپ کی وساطت سے یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہ رہا ہوں کہ میں گزشتہ ہفتے اسلام آباد سے لاہور کے لیے سفر کر رہا تھا، ہمیں جہاز میں اخبارات پڑھنے کے لیے مہیا کئے جاتے ہیں۔ میں "جنگ" اخبار پڑھنا چاہ رہا تھا لیکن جو اخبارات جہاز میں موجود تھے، ان میں "جنگ" اخبار نہیں تھا پھر میں نے کوشش کی کہ میں "The News" اخبار دیکھ لوں لیکن وہ اخبار بھی جہاز میں میسر نہیں تھا۔ میں نے جہاز کے عملے سے درخواست کی کہ مجھے "جنگ" یا "The News" اخبار پڑھنے کے لیے مل جائے تو مجھے یہ بتایا گیا کہ PIA نے اپنی flights میں "جنگ" اور "The News" کو ban کر دیا ہے، ختم کر دیا ہے اور اب یہ اخبارات flight میں میسر نہیں ہیں۔ مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ PIA نے کس وجہ سے ان اخبارات کا داخلہ اپنے جہازوں میں ban کیا ہے لیکن ایک National Airline کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ہم مسافروں کو مجبور کرے کہ ہم PIA کی مرضی کے اخبارات پڑھیں، کسی کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی کی چیزیں پڑھانے کے لیے ہمارا قومی سرمایہ اس پر صرف کرے۔ PIA National Airline ہے، لوگ اپنی جیب سے ticket خرید کر اس میں سفر کرتے ہیں اور اس میں سفر کرنے والے لوگوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جس اخبار کا مطالعہ کرنا چاہتے ہوں تو ان کو وہ اخبار مہیا کیا جائے۔ لہذا، میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ PIA حکام کو حکومت کے ذریعے یہ ہدایت فرمائیں کہ وہ "جنگ" اور "The News" اخبارات کو PIA میں دوبارہ میسر کرانے کا عمل شروع کریں۔ House کو یہ بھی بتایا جائے کہ کونسے جرم کی سزا میں ان دو اخبارات کا داخلہ ممنوع کیا گیا ہے اور جو قارئین ان اخبارات کو پڑھنا چاہتے ہیں، ان کو ان کے پڑھنے سے کیوں محروم کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: پرویز رشید صاحب! ابھی Minister of Defence موجود نہیں ہیں---

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: جناب! میں اس کو support کروں گا پھر آپ اس کو club کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی حاصل بزنجو صاحب۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: میں پرویز رشید صاحب کی بات کو support کرتا ہوں کہ کسی organization کو کوئی information, Ministry of Information کی طرف سے آنی چاہیے تھی کہ ہم نے فلاں، فلاں جگہ پر ban لگائی ہے۔I think, PIA کا یہ right نہیں ہے کہ وہ سب سے زیادہ publish ہونے والے اخبار کو PIA میں ban کر دیں، اس کو کس rule کے تحت ban کیا گیا ہے۔

جناب! دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ اس PIA میں class 1st میں نہ ہوں اور آپ کے پاس economy class کا ٹکٹ ہو تو آپ کو یہ اخبار ہی نہیں ملتے۔ یہ "The News" اور "جنگ" کو تو ban کر رہے ہیں، وہاں پر جو اخبار دیئے جاتے ہیں ان میں سے 60% وہ اخبارات ہیں جنہیں کوئی نہیں پڑھتا۔آپ اگر ان سے proper اخبار مانگیں تو کہا جاتا ہے کہ ہمارے پاس نہیں ہیں۔ انہوں نے 16,17 ہزار کرایہ رکھا ہوا ہے مگر ایک proper اخبار provide نہیں کر سکتے۔جناب والا! آپ PIA کو ہدایت کریں کہ مسافر جو اخبار چاہتا ہے وہ اسے ملنا چاہیے کیونکہ جب وہ آپ کو اتنا کرایہ دے رہا ہے اور آپ اسے ایک proper اخبار بھی نہیں دیتے تو اس کا کیا فائدہ ہے۔

جناب چیئرمین: سعید غنی صاحب! آپ کا کوئی اور point of order ہے یا اسی issue پر بات کرنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر سعید غنی: جناب! کچھ اور ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ گزارش ہے کہ یہ بات بہت مناسب ہوتی کہ اگر Calling Attention Notice لایا جاتا، we could have asked the Defence Minister, about the policy, بغیر ان کو سنے how can I give a direction, let me give

کہ وہ بتائیں کہ ان کی کیا پالیسی ہے، پھر اس an opportunity to the Defence Minister کے بعد کوئی direction دی جاسکتی ہے۔ I don't think so, I am not in a position to give direction right now. اس کے لیے آپ proper procedure adopt کریں۔ جی سعید غنی صاحب۔

سینیٹر سعید غنی: جناب چیئرمین! میں تقریباً ہر ہفتے کراچی اور اسلام آباد کے درمیان travel کرتا ہوں، مجھے تو PIA کی فلائٹ پر "جنگ" اور "The News" نظر آتا ہے، اب مجھے نہیں معلوم کہ کس روٹ پر نہیں ہوتا۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ جو janitorial services ہیں، یہاں پارلیمنٹ ہاؤس میں جو CDA کے چھوٹے employees کام کر رہے ہیں ان کی services کو کسی private firm کو دینے کے لیے ابھی پچھلے دنوں نیشنل اسمبلی سیکرٹریٹ سے ایک اشتہار کچھ اخبارات میں آیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے۔ گورنمنٹ کی اپنی پالیسی ہے کہ ہم لوگوں کو regularize کریں گے، لوگوں کو jobs دیں گے، یہاں پر جو already CDA کے permanent employees کام کر رہے ہیں اگر ان کی services کسی پرائیویٹ ادارے کو دے دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی نوکری جانے کے بھی خدشات ہوسکتے ہیں اور یہ ان کے ساتھ بڑی زیادتی ہو گی۔

Mr. Chairman: Mr. Saeed Ghani, you are from the treasury benches, you should have discussed this issue with the Cabinet Secretary or any Cabinet member.

اسے آپ ذرا دیکھ لیں اور ان سے بات کر لیں، then we will intervene. جی صابر بلوچ صاحب۔

سینیٹر صابر علی بلوچ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر ہماری colleague سمیں صدیقی صاحبہ موجود تھیں، انہوں نے اپنا وقت یہاں پر بڑی ذمہ داری کے ساتھ نبھایا۔ میں چاہتا تھا کہ ان کی presence کو acknowledge کیا جاتا لیکن میرے خیال میں وہ تشریف لے گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: کامل علی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: شکریہ۔ جناب چیئرمین! کل کرنل مشہدی صاحب نے point of order پر ایک گزارش کی تھی لیکن اس کو carry نہیں کیا گیا۔ میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ فلسطین میں جو ظلم ہو رہا ہے، اسرائیل جس طریقے سے نہتے شہریوں پر بمباری کر رہا ہے، ان پر میزائل برسا رہا ہے۔آپ اگر میڈیا میں ان بچوں اور خواتین کی تصاویر دیکھیں تو دل تڑپتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سینیٹ کی طرف سے condemnation کا ایک متفقہ resolution اپوزیشن اور treasury benches کی طرف سے آنا چاہیے۔ یہ میری گزارش ہے کیونکہ ہمیں اس چیز کی ضرورت ہے کہ جس قسم کے مظالم پاکستان میں ہو رہے ہیں، اگر ہم دنیا کے ساتھ نہیں چلیں گے تو دنیا بھی ہمارے ساتھ نہیں چلے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ سینیٹ کی طرف سے اسی قسم کا resolution pass کیا جائے جس طرح قومی اسمبلی سے pass کیا گیا۔

Mr. Chairman: Leader of the Opposition.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ میرے ساتھی honourable both in treasury and the opposition benches ان کے sentiments آپ نے آج اور کل بھی سنے۔ آج مختلف parties نے اس subject پر resolutions جمع کروائی ہیں۔اس میں treasury کی طرف سے MQM نے، PML(N) اور ان کے allies نے،اسی طرح جمیعت علماءاسلام نے resolution جمع کروائی ہے۔ ان resolutions کے بارے میں میری ڈیوٹی لگی کہ اسے combine کر کے ایک joint unanimous resolution بنا لی جائے اور میں اسے سب کے behalf پر پیش کروں، اگر اجازت ہو تو میں اسے پیش کر دیتا ہوں، یہ ہمارے دونوں sides کی آپس میں consensus resolution ہے جو کہ already accepted ہے، اس میں throughout Chief Whip involve رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی Leader of the House یہ ایک important issue ہے، اس پر کامل علی آغا صاحب نے بھی کہا ہے اور یہ issue کل بھی raise ہوا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ consultation کر کے آپ ایک resolution لے آئیں۔ ڈار صاحب نے کہا ہے کہ انہوں نے ابھی ایک resolution بنایا ہے۔ Do you agree for that?

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! مشترکہ طور پر resolution آرہا ہے۔

Mr. Chairman: Who would move that? Yes, Dar *sahib*.

Resolution: Barbaric Attacks by Israeli Armed forces on the people of Palestine.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جی میں move کروں گا، on behalf of the entire House.

This House strongly condemns the barbaric attacks by Israeli armed forces on the besieged territory of *Gaza*, as a result of which hundreds of innocent men, women and children have been killed or wounded. These illegal acts of aggression have again exposed the brutal nature of the Israeli Government, which has been emboldened to take such unilateral military action, amounting to state terrorism, because no punitive action has been taken against it by the international community for its previous transgressions and violations of international laws.

This House salutes the valiant Palestinian people, who have withstood decades of tyranny and hardship with courage and resolve, firm in their faith and conviction that their righteous cause shall prevail and that the establishment of an independent state of Palestine will be a reality in the very near future.

This House calls upon the international community, including in particular the United Nations, to act immediately to bring to an end the wanton use of military power by the Israeli regime, which has caused death, destruction, and terror and is a clear threat to world peace. Full support should be extended to the oppressed Palestinian people, so that they can live their lives with dignity and honour.

This House also condemns the continuing failure of the government of Myanmar to protect the ethnic and religious *Rohingya* Muslim minority community. This House once again calls upon the

Myanmar Government to perform its constitutional, legal and moral duties in this regard and take immediate steps to stop the violence against this community, which has led to the displacement of thousands of people. This House also urges Nobel Peace Prize winner *Aung Sasn suu Kyi* to play her role to protect these helpless people and ensure that they are treated as equal citizens.

Mr. Chairman: Anybody who wants to speak on the resolution before I put this resolution to the House? Yes Mr. Zahid Khan.

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! یہ قرارداد کل نیشنل اسمبلی میں بھی پیش کی گئی اور آج یہاں پر مشترکہ طور پر تمام parties کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ یہ ہونی بھی چاہیے کیونکہ جو بربریت اسرائیل فلسطینیوں کے ساتھ کر رہا ہے، ان پر وحشیانہ بمباری کی جارہی ہے، اس میں بچے اور خواتین شہید ہو رہے ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے مسلمان تفریق کا شکار ہیں، یہاں پاکستان میں ہمارے بہت سے مسلک ایک دوسرے سے دست و گریبان ہیں اور اصلی دشمن کی طرف ہماری توجہ نہیں ہے۔ اس وقت مسلم دنیا کا اسرائیل پر اس طرح کا focus نہیں ہے جیسا کہ ہونا چاہیے، اگر مسلم ممالک اکٹھے ہو کر اس پر pressure ڈالیں تو جو معصوم شہید ہو رہے ہیں، جن کے گھر برباد ہو رہے ہیں، ان کا کچھ ازالہ ہو سکے گا لیکن ہم ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریبان ہیں، ہم کہتے ہیں کہ یہ بریلوی ہے، دیوبندی ہے، یہ اہل تشیع ہے، یہ سنی ہے، یہ اہلحدیث ہے۔ ہم آپس میں ایک دوسرے کو مار رہے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ بیرونی قوت جو اسلام کی دشمن ہے وہ چاہے برما میں ہو، چاہے فلسطین میں ہو، چاہے کہیں بھی ہو وہاں پر یہ بربریت جاری ہے اور اس کے لیے ہمیں اتفاق اور اتحاد پیدا کرنا ہوگا تاکہ اس کا راستہ روک سکیں اور اسرائیل جو بربریت کر رہا ہے اس کو اس بربریت سے روکا جا سکے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی حاصل بزنجو صاحب۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: شکریہ۔ جناب چیئرمین! اگر ہم فلسطین کے اس case کو لے لیں تو میرے خیال میں ساٹھ سال سے جب سے اسرائیل کا وجود یہاں آیا ہے یہ پورے مڈل

ایسٹ بلکہ میں یہاں تک کہوں گا کہ اس وقت دنیا میں امن اس وقت تک ممکن ہی نہیں ہے جب تک آپ فلسطینیوں کو ان کا حق نہیں دیتے۔ بد قسمتی یہ ہے کہ اگر یورپ اور امریکہ کی بات کی جاتی ہے تو پوری دنیا میں ان کو انسانی حقوق کی فکر ہوتی ہے چاہے وہ United Nations ہو، چاہے دوسرے انسانی حقوق کے ادارے ہوں، چاہے وہ یورپین یونین ہو ان کو پوری دنیا میں یہ بڑا احساس ہوتا ہے کہ وہاں پر انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں لیکن اس کے مقابلے میں جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گا جب صابرہ اور شتیلا کے کیمپوں پر اسرائیلی ٹینکوں نے ہزاروں معصوم لوگوں کی جان لی۔ اس کے بعد کوئی ایسا دن نہیں کہ فلسطینیوں کی شہادت کی خبر ہمارے ٹی وی اور اخبارات میں نہ آتی ہو مگر وہاں جو سامراجی طاقتیں ہیں چاہے وہ امریکہ ہو یا یورپ ہو وہاں ان کی آنکھیں بند ہیں۔ ایک حد تک زاہد خان صاحب بار بار اسلامی ممالک کی بات کر رہے تھے، میں کہتا ہوں کہ اسلامی ممالک اس جرم میں برابر کے شریک ہیں۔آج بھی مصر کیمپ ڈیوڈ کر کے بیٹھا ہوا ہے، سعودیہ نے اپنی آنکھیں بند کر دی ہیں وہ ملک جو حقیقتاً affected ہو رہے ہیں انہوں نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین! یہی جھک عربوں نے مارا کہ خلافت عثمانیہ ختم ہو گا، ترکوں سے ہماری جان چھوٹے گی وہ ان ہی انگریزوں کے پلڑے میں گئے جنہوں نے سارے مڈل ایسٹ کو ٹکڑوں میں بانٹ دیا اور وہاں اردن بھی بنا لیا، امارات بھی بنالیا، وہاں پر قطر اور بحرین بھی بنالیا اور ان کے درمیان انہوں نے اسرائیل بنا دیا اور ہمارے اسلامی ممالک نہ neither as Muslims nor as human being ان کا کوئی کردار بن رہا ہے۔ ہم کہتے ہیں آپ اسلام کو بھی چھوڑ دیں، آپ انسانیت کو بھی چھوڑ دیں، آپ سب عرب ہیں۔اسرائیل کے ارد گرد سارے عرب ممالک بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں روز فلسطینیوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت پوری دنیا اسرائیل کے حوالے سے بے حسی کا شکار ہے خصوصی طور پر مسلمان اور مسلمانوں میں عرب مسلمان۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے چاہے جتنا بھی ہو، چاہے وہ United Nations ہو چاہے OIC ہو اور میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت بھی ایک اچھا موقع ہے کہ آپ کی D-8 conference ہو رہی ہے اس میں پاکستان باقاعدہ اس resolution کو move کرے کہ اسرائیل کی ہٹ دھرمی کو بند کیا جائے اور فلسطین کو بطور مملکت تسلیم کیا جائے۔ میری اس حکومت سے درخواست ہو گی کہ D-8 conference میں اس کو move کریں تاکہ پوری دنیا کو پتا چلے اور مطالبہ کریں مصری حکومت سے کہ وہ کیمپ ڈیوڈ کا معاہدہ ختم کر دے اور متحد ہو کر اس ظلم کے خلاف یورپ اور امریکہ کے سامنے کھڑے ہو جائیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: کرنل مشہدی صاحب۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much Mr. Chairman. Mr. Chairman, yesterday I took up this matter on a point of order and you were very kind and you gave the direction that we should move a resolution. Then I approached all the members of this House from every single political party and I am grateful to all of them as every member of this House,

انہوں نے ہماری resolution پر دستخط کیے اور سب سے زیادہ میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اسحاق ڈار
صاحب کا اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کا کہ جب میں آخر میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے open
heartedly ہماری resolution کا ساتھ دیا اور یہ کہا کہ he would like to have the
honour of presenting it اور میرے لیے یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ Leader of the
Opposition نے ہماری ایک resolution کو اتنی خوش اسلوبی سے پیش کیا اور جو consensus
کی ہے۔ کل بھی میں نے ذکر کیا تھا کہ یہ جو ہمارے بیچارے فلسطینی مسلمان ہیں اور ان کے ساتھ جو
سلوک کیا جارہا ہے وہ جانوروں سے بھی بد تر ہے اور یہ جو so-called western world ہے جس کے
so-called values of justice and fairplay, اور وہ جو United Nations ہے for
human rights and rights of the men and rights of the women and
rights of the children جب اسرائیل the Zionists of Israel is nothing. Israel
is nothing اگر ہمارے مسلمان ممالک جو اس کے آس پاس ہیں، عرب ممالک جن میں
اردن، مصر، سریا ہے اور سعودی عربیہ ہے اگر وہاں کے لوگ پیدل بھی چل پڑیں تو اسرائیل کو
destroy کر دیں گے کیونکہ no war in history of mankind کوئی ظالم سے ظالم ہو نہ آج
تک complete extermination of race کسی جنگ کا نتیجہ ہوا۔ لاکھ، ڈیڑھ لاکھ آدمی جب اپنی
جانیں دے دیتے ہیں یا مارے جاتے ہیں تو جنگ ختم ہو جاتی ہے اور اسرائیل بھی مٹ جائے گا۔ جس
چیز سے ہمیں ڈرنا ہے، جس چیز سے ہمیں خوف ہونا چاہیے اور جس چیز سے مسلمانوں کو خطرہ ہے وہ
ہے Zionism اور Zionist سوچ ہے اور Zionist power ہے جو world press کو کنٹرول
کرتے ہیں world کے بنکوں کو کنٹرول کرتے ہیں، Foreign Policy of United States

of America کو وہ کنٹرول کرتے ہیں اور یہ جو عرب ممالک اسرائیل کے آس پاس ہیں وہ سب کے سب بد قسمتی سے under the domination of United States of America ہیں اور ان ہی سے order لیتے ہیں، ان ہی کے حکم سے چلتے ہیں اور ان ہی کی forces وہاں پر ہیں، ان ہی کی basis وہاں پر ہیں اور اس لیے وہ خاموش ہو جاتے ہیں۔ خاموش ہوتے ہیں اور ہمارے فلسطینی مردوں، عورتوں اور بچوں کو ذبح ہونے دیتے ہیں اتنی
brutality, inhuman barbaric type of attacks are launched by the State of Israel and the world's conscience is silent. The world fears from the United States and its tout Israel which is there just to do this disruption in the Muslim world and to punish the Muslims for being Muslims. Sir, I urge the Arab states to take action to unite. For God's sake, unite.

آج اگر فلسطین ہے تو کل آپ ہوں گے، یہ تاریخ کا سبق ہے اور ہم سب کو سیکھنا چاہیے۔ اگر ہم کسی اور پر ظلم ہونے دیتے ہیں یا اگر ہم کسی پر ظلم کرتے ہیں تو وہ ظلم پھر ہم پر بھی آتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جس کسی نے بھی monster create کیا، اس monster نے ہمیشہ اپنے مالک پر turn کیا۔ Israel is going to turn on his master one day. He is going to cause havoc in the oil–rich and Muslim Middle East. لہذا، یہ ایک بہت ہی خطرناک بات ہے۔

الطاف حسین بھائی one and only leader تھے، مجھے فخر ہے کہ میرے قائد نے سب سے پہلے آواز اٹھائی۔ جس دن یہ جارحیت ہوئی، ان کی آواز پوری دنیا نے سنی۔ پاکستان کے ہر فرد نے اس کو appreciate کیا، ہمارے علماءِ دین نے ان کو فون کرکے مبارک دی۔ ہمارے تمام ٹی وی چینلز tickers دکھا رہے تھے اور سب نے ان کے بیان کو appreciate کیا کہ ایک لیڈر اتنا بہادر ہے اور ایک لیڈر میں اتنا vision ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ مسلمان بھائیوں کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے اور وہ اس پر آواز اٹھاتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ اس genocide کو ختم کیا جائے۔ میں بھی کہوں گا کہ حکومتِ پاکستان اس مسئلے کو ہر فورم پر اٹھائے اور خدا کے لیے، اس genocide کو روکا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی حافظ حمد اللہ صاحب۔

سینیٹر حافظ حمد اللہ: شکریہ جنابِ چیئرمین۔ سب سے پہلے میں کہنا چاہوں گا کہ جمعیت علماءِ اسلام اس resolution کی حمایت کرتی ہے اور جو جارحیت اسرائیل کی طرف سے فلسطین میں ہورہی ہے، اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتی ہے۔

جنابِ عالی! آپ کو معلوم ہے کہ گزشتہ چند سالوں سے الیکشن کا ایک نیا فیشن شروع ہوا ہے۔ بد قسمتی سے الیکشن کا وہ فیشن، وہ جہت، وہ طریقہ کار اور نوعیت پاکستان میں بھی آچکی ہے۔ اس کی نوعیت کیا ہے؟ آپ کو یاد ہوگا کہ امریکہ میں ابھی ماضی قریب میں جو الیکشن ہورہا تھا، اس میں دونوں جماعتوں کی ایک دوسرے کے خلاف ایک ہی بات تھی اور وہ یہ کہ جس نے اسلام اور امتِ مسلمہ کو زیادہ تنقید کا نشانہ بنایا، اسے زیادہ ووٹ ملے۔ لہٰذا، ان کے الیکشن کا ایجنڈا یہ تھا کہ جو لوگ اسلام اور امت مسلمہ کو تنقید کا نشانہ بناسکتے ہیں، اس کو زیادہ ووٹ ملیں گے۔ اس کی بنیادی دلیل اسلام مخالف فلم اور مسلمانوں کو اشتعال میں لانا ہے۔ یہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ وہ دنیا کو، اپنی قوم کو، امریکہ کو اور اپنی ریاستوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم اسلام کے اتنے خلاف ہیں۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اسرائیل کی طرف سے نہتے فلسطینی مسلمانوں پر جو موجودہ بمباری ہورہی ہے، جس میں بچے بھی شہید ہورہے ہیں، بوڑھے، جوان اور خواتین شہید ہورہی ہیں، مساجد اور مدارس منہدم ہورہے ہیں، یہ بھی election process کا ہی حصہ ہے۔ جنوری میں اسرائیل میں الیکشن ہورہے ہیں، جس نے بھی زیادہ فلسطینیوں کو مارا، ان کا خون بہایا، اس کو زیادہ ووٹ ملیں گے۔ لہٰذا، یہ election process ہے۔ جس نے بھی جتنے مسلمانوں کو مارا، اسلام کو بدنام کیا، ان ریاستوں میں ان کو زیادہ ووٹ ملیں گے۔

آپ ماضی کی طرف نظر دوڑائیں، 1992 اور 1995 میں جب سے اسرائیل میں الیکشن ہورہے ہیں، الیکشن سے پہلے ان کی الیکشن مہم بندوق اور گولی سے شروع ہوتی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ امتِ مسلمہ میں وحدت اور اتفاق نہیں ہے۔ جس قوم میں وحدت اور اتفاق نہ ہو، وہ قوم منتشر ہوکر رہ جاتی ہے۔ پھر مخالف کے لیے وہاں اپنی سازشوں اور منصوبوں کے تحت اہداف تک پہنچنا آسان ہوجاتا ہے۔ میرے ایک دوست نے شیعہ، سنی اور دیوبندی، بریلوی کی بات کی۔ ہم جب بھی بات کرتے ہیں شیعہ، سنی اور دیوبندی، بریلوی کی باتیں کرتے ہیں۔ امریکہ اور یورپ نہ شیعہ کے خلاف ہیں اور نہ سنی کے، وہ نہ دیوبندی کے خلاف ہیں اور نہ بریلوی کے۔ وہ اسلام اور امتِ مسلمہ کے خلاف ہیں۔ اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ افغانستان میں 99% سنی ہیں لیکن امریکہ کی سرپرستی میں نیٹو کے 45 ممالک وہاں

جارحیت کررہے ہیں۔ ایران شیعہ ملک ہے، وہاں %99 شیعہ ہیں لیکن امریکہ ایران کو بھی معاف نہیں کررہا۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ امریکہ اور یورپ کے سامنے شیعہ اور سنی کا مسئلہ نہیں ہے، دیوبندی اور بریلوی کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اسلام اور امتِ مسلمہ ان کے لیے دردِ سر ہے۔

یہی فیشن ہمارے پاکستان میں بھی شروع ہوا ہے۔ کراچی آپ کے سامنے ہے، ہم کراچی میں ووٹ سمیٹنے کے لیے کبھی مہاجر پر، کبھی پشتون پر، کبھی بلوچ پر اور کبھی سندھی پر الزام لگاتے ہیں۔ یہ ایک فیشن بن چکا ہے کہ پشتون کے ووٹ سمیٹنے کے لیے مہاجر پر الزام لگانا ہے، مہاجر کے ووٹ سمیٹنے کے لیے پشتون پر الزام لگانا ہے، بلوچ کے ووٹ سمیٹنے کے لیے کسی اور پر الزام لگانا اور اسی طرح سندھی کا معاملہ ہے۔ یہ ایک فیشن ہے۔ یہی فیشن بلوچستان میں بھی ہے۔ پشتون leadership بلوچ کی نفرت پشتون قوموں کے ذہنوں میں ڈال کر ووٹ سمیٹنا چاہتی ہے۔ بلوچ leadership پشتون کی نفرت کا نعرہ لگا کر، بلوچ قوم کے ووٹ سمیٹنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح کا معاملہ پنجاب میں بھی ہے، جنوبی پنجاب اور سرائیکی پنجاب کی باتیں ہورہی ہیں۔ اسی طرح خیبر پختونخوا میں ہزارہ اور پختون کی باتیں ہورہی ہیں۔ یہ ایک ایسی بیماری ہے جو ہمارے گھروں میں بھی سرایت کرچکی ہے۔ لہٰذا، بنیادی ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم وحدت کا مظاہرہ کریں۔

ہم نے اس ملک کے لیے اور مسلم قوم بننے کے لیے قربانی دی۔ 65 سال گزرنے کے بعد ہم مسلم قوم نہیں بنے، 65 سال بعد بھی ہم پاکستانی نہیں بنے اور 65 سال بعد ہم ایک امت بھی نہیں بنے کیونکہ قوم بنتی ہے نسلی وحدت سے۔ ہم میں نسلی وحدت نہیں ہے۔ علاقائیت، صوبائیت، لسانیت، نسل کشی، افراتفری، مذہبی فرقہ واریت اور تصادم، یہ تمام چیزیں ہمارے ہاں پائی جاتی ہیں۔ جب ہم قوم نہیں بنے تو ایک امت اور ملت بھی نہیں بنے کیونکہ امت اور ملت بنتی ہے نظریے اور فکری وحدت سے جبکہ ہم میں فکری وحدت نہیں ہے۔ کوئی کہتا ہے وحدت کے لیے پشتون ہونا ضروری ہے، کوئی وحدت کے لیے پنجابی ہونا ضروری سمجھتا ہے، کوئی کہتا ہے وحدت کے لیے سندھی ہونا ضروری ہے، کوئی کہتا ہے وحدت کے لیے اور پاکستان بچانے کے لیے مہاجر ہونا ضروری ہے، میں کہتا ہوں کہ وحدت کے لیے سب سے بنیادی بات 'اسلامی فلاحی ریاست' ہونا ضروری ہے۔

لہٰذا، OIC سے مطالبہ کرنا یا اقوامِ متحدہ سے مطالبہ کرنا کہ فلسطین کے لیے کچھ کریں، بے کار ہے۔ اقوامِ متحدہ تو امریکہ کی لونڈی بن چکی ہے، وہ امریکہ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرسکتی۔ لہٰذا شدید الفاظ میں ہم اس خون خرابے کی مذمت کرتے ہیں اور اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین: جناب الیاس بلور صاحب۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: بہت شکریہ جناب چیئر مین۔ اس موضوع پر میں بھی کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو ظلم فلسطین میں ہورہا ہے اور جس طریقے سے اسرائیل وہاں بمباری کررہا ہے، مسلمان تو چھوڑیں کوئی انسان بھی اسے برداشت نہیں کرسکتا۔ جو کچھ میرے بھائی کہہ رہے ہیں، میں ان کے ساتھ متفق ہوں لیکن میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے تو اپنے آپ کو بچائیں۔ پہلے تو اس ملک کو بچائیں۔ یہ ملک جس طریقے پر چل رہا ہے، جس نہج پر جارہا ہے یا جس ڈگر پر جارہا ہے، پہلے اس کو تو بچائیں۔ یہ ملک اس ڈگر پر جارہا ہے کہ ہر جگہ قتلِ عام ہورہا ہے۔ پرسوں میرے گھر سے دو lines آگے ایک راکٹ گرا جس کے sprinters میرے گھر میں بھی گرے۔ آپ پہلے تو اپنے ملک کو اور اپنے شہریوں کو بچائیں۔ جہاں تک اسرائیل کا تعلق ہے، ہم نے اسے آج تک نہیں مانا۔

میں ایک اور بات کہنا چاہوں گا کہ میں فیڈریشن کے صدر کی حیثیت سے Jordan گیا تو وہاں press والوں نے سوال کیا کہ ہم نے سنا ہے کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے، آپ اس کے اتحادی ہیں اور آپ لوگ اسرائیل کو تسلیم کررہے ہیں۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ بتائیں کہ آپ نے اسرائیل کو تسلیم کیا ہے یا نہیں تو اس نے کہا کہ ہم نے تو اسے تسلیم کیا ہوا ہے۔ میں نے اس سے دوبارہ پوچھا کہ آپ نے اسے تسلیم کیا ہوا ہے؟ آپ مجھے یہ بتائیں کہ سوائے سعودی عرب کے کون سا عرب ملک ہے جس نے اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا؟ دنیا میں پاکستان، ایران اور سعودی عرب ایسے ممالک ہیں جنہوں نے اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا باقی تمام مسلمان ممالک نے اسے تسلیم کیا ہوا ہے۔ ہمارے بھائی کہہ رہے ہیں کہ یہ صرف پیدل چلے جائیں تو اسرائیل پہنچ جائیں گے، میرے بھائیو! ان ممالک نے تو اسے تسلیم کیا ہوا ہے وہ اسرائیل کیوں پیدل جائیں گے؟

جناب والا! اس میں کوئی شک نہیں ہے جیسے زاہد خان صاحب نے کہا ہے کہ شیعہ سنی کو مار رہا ہے، سنی شیعہ کو مار رہا ہے، بریلوی وہابی کو مار رہا ہے، اس ملک میں جو افراتفری پھیلی ہوئی ہے، یہ ہمارے دوستوں نے، ہمارے بزرگوں نے ایک دوسرے کے خلاف تقریریں کرکے، ایک دوسرے کو برا بھلا کہہ کر، انہیں encourage کرکے پھیلائی ہے، ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔ خدارا! پہلے اپنے گھر اور ملک کو بچائیں۔ پٹھانوں میں ایک کہاوت ہے کہ اگر سیلاب آجائے تو پہلے اپنے گھر کو بچائیں، پھر اپنے محلے کو بچائیں، اس کے بعد اپنے شہر کی طرف جائیں۔ مسلم ممالک نے ایک تنظیم

OIC بنائی ہوئی ہے، 'او آئی سی، کتھے گئی سی' ۔ وہ OIC کیا ہے؟ اس کا وجود کیا ہے؟ دنیا میں OIC کوئی وجود نہیں رکھتی اور نہ ہی اس کی باتوں پر کوئی implementation ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، بلور صاحب۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب چیئرمین! مجھے تھوڑی سی بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: بلور صاحب! party representation کی بات ہے، یہ resolution ہے، we have to put the resolution to the House also, اگر سارے individually بولیں گے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ Obviously ہر پارٹی کی representation ہو جائے تو یہ مناسب بات ہے، اس لیے آپ conclude کریں۔

سینیٹر الیاس احمد بلور: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس بات کے حامی ہیں کہ فلسطین پر بہت ظلم ہو رہا ہے اور اسرائیل جو کچھ کر رہا ہے وہ بہت زیادتی کر رہا ہے۔ اس کے پیچھے جو ممالک کھڑے ہیں ان کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ کون کون سے ممالک ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اسرائیل کی مخالفت کرتے ہیں لیکن ہم اپنے گھر کو بچائیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، مشاہد اللہ خان صاحب۔

سینیٹر مشاہد اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! یہ انتہائی اہم قرارداد ہے اور یہ قرارداد مسلم امہ کے حوالے سے، پاکستان کے حوالے سے ہے، اس لیے میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کسی پارٹی کی قرارداد نہیں ہونی چاہیے، کسی پارٹی لیڈر کی قرارداد نہیں ہونی چاہیے۔ کچھ پارٹیوں نے علیحدہ علیحدہ قراردادیں پیش کی تھیں لیکن قائد حزب اختلاف اسحاق ڈار صاحب نے تمام پارٹیوں کی طرف سے جو consensus پیدا کیا ہے، وہ اس کے لیے خراجِ تحسین کے مستحق ہیں۔

جناب والا! میں اس پر زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا، یہاں بہت بات ہو چکی ہے۔ میں اس کے صرف دو پہلو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ایک پہلو یہ ہے کہ اس میں تو کوئی شبہ نہیں ہے کہ جو کچھ غزہ میں ہو رہا ہے یہ کوئی پہلی مرتبہ نہیں ہو رہا، یہ تواتر سے ہو رہا ہے، جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے، یہی سن رہے ہیں کہ فلسطینی لوگوں کے ساتھ اسرائیل ظلم کرتا ہے اور جو ظلم وہ کرتا ہے، وہ صرف خود نہیں کرتا بلکہ اس کے پیچھے United Nations, USA اور دیگر کئی ممالک ہوتے ہیں۔ اس مرتبہ غزہ کے مسئلے پر برطانیہ کے وزیراعظم نے بہتر بیان دیا ہے۔ آپ ذرا United Nations کا حال دیکھیں کہ

اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی، بان کی مون نے بہت چھوٹے چھوٹے مسئلوں پر بہت بڑی بڑی باتیں کیں لیکن یہ اتنی بڑی بات ہے اور اس پر کوئی بات کرنے کو تیار نہیں ہے بلکہ امریکہ کے جنگی جہاز جبرالٹر پہنچ چکے ہیں اور اسرائیل کی طرف جارہے ہیں۔ اصل میں جو چیز اجاگر کرنی چاہیے وہ یہ ہے کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اس مسئلے پر بہت تقریریں سنیں، اس پر بڑی قراردادیں بھی pass ہوئیں، سیاستدانوں کی تقریریں سنیں، علماء کی بھی تقریریں سنیں لیکن جوں جوں تقریریں سنتا گیا، جوں جوں قراردادیں pass ہوتی گئیں توں توں ظلم بڑھتا گیا اور ظلم و جبر کی داستان طویل سے طویل ہوتی جارہی ہے۔

جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جن اداروں کا اس میں اصل کردار ہوسکتا ہے، اس کردار کو ادا کروانے کے لیے اور اسے اجاگر کرنے کے لیے ان پر دباؤ ڈالنا چاہیے، تمام امتِ مسلمہ کو یہ کام اجتماعی طور پر کرنا چاہیے۔ پاکستان میں تمام سیاسی جماعتوں کو اجتماعی طور پر یہ کام کرنا چاہیے۔ حبیب جالب نے فلسطین کے حوالے سے ان تقریروں اور قراردادوں کے بارے میں کچھ بڑی تاریخی باتیں کی تھیں:

بہت میں نے سنی ہے آپ کی تقریر مولانا
مگر بدلی نہیں اب تک میری تقدیر مولانا
حقیقت کیا ہے یہ تو آپ جانیں اور خدا جانے
سنا ہے جمی کارٹر آپ کا ہے پیر مولانا
نہیں میں بول سکتا جھوٹ اس درجہ ڈھٹائی سے
یہی ہے جرم میرا اور یہی تقصیر مولانا
کروڑوں کیوں نہیں مل کر فلسطین کے لیے لڑتے
دعا ہی سے فقط کٹتی نہیں زنجیر مولانا

جناب چیئرمین! یہ دعائیں، یہ قراردادیں، یہ تقریریں، بات ان سے آگے بڑھ چکی ہے۔ اس پر تمام قوم کو مل بیٹھ کر سوچنا چاہیے، تمام ایوانوں کو سوچنا چاہیے، حکومتوں کو سوچنا چاہیے لیکن افسوس یہ ہے کہ جب وہاں سے کسی بھی چھوٹے سے مسئلے پر حکمِ نادر شاہی آتا ہے تو پھر دیکھیں کتنی بے تابی ہوتی ہے، کیا تڑپ ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، محترمہ کلثوم پروین صاحبہ، you are the last speaker on this resolution.

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ، جناب چیئرمین! میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی بی این پی عوامی کے behalf پر فلسطین کے معصوم اور بے گناہ لوگوں پر اسرائیل کے اس حملے کی پرزور مذمت کرتی ہوں۔ جناب چیئرمین! میں کامل علی آغا صاحب کی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے اس قرارداد کی طرف توجہ دلائی اور یقیناً ہم مسلمانوں کا یہ فرض بھی بنتا ہے۔ جناب والا! میں حیران ہوں کہ پوری دنیا میں تقریباً دو اڑھائی ارب مسلمان ہیں اور آج تک ہم ایک چھوٹے سے ملک اسرائیل کے لیے کچھ نہیں کر سکے۔ فلسطین پر جو ظلم جاری و ساری ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ یہ کب تک جاری رہے گا۔ کاش! ہم صرف مسلمان بن کر ، اسلام کے حوالے سے، دین کے حوالے سے سوچیں، قوموں کے حوالے سے نہیں، فرقوں کے حوالے سے نہیں جن میں ہم بری طرح بٹ چکے ہیں، میں پوری دنیا کو پیغام دیتی ہوں کہ جب ہماری یہ resolution pass ہو گی تو اس سے شاید ہمارا یہ پیغام ضرور جائے گا کہ ہم اپنے ان مسلمان بچوں، بہنوں، بھائیوں کی شہادت پر بے انتہا دکھی ہیں۔ ہمارے ہاں تو روز کربلا ہوتا ہے، ہمارے ہاں تو روز کربلا یاد کرایا جاتا ہے، روز حسنؓ اور حسینؓ شہید کیے جاتے ہیں۔ جناب والا! کیونکہ آپ کے پاس وقت کم ہے، میری اور تمام مسلمان بہن بھائیوں کی کوشش یہ ہونی چاہیے کہ اس ظلم پر پرزور طریقے سے آواز اٹھائیں، اس کی مذمت کریں اور اس قرارداد کو اقوام متحدہ سے بھی منظور کرایا جائے تاکہ انہیں پتا چلے کہ مسلمان اس چیز کے لیے بہت متفکر ہیں اور جس طرح مسلم ممالک میں ایک انقلاب آیا ہے یہ آنے والے وقت میں مزید نہ بڑھے۔ ہم دو اڑھائی ارب مسلمان ہیں، ہمیں کم از کم مل کر اس پر آواز اٹھانی چاہیے۔ میں ایک بات کی یاددہانی کرانا چاہوں گی، آپ کو معلوم ہو گا کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے جس طرح فلسطین کا مسئلہ اٹھایا تھا، ہمیں بھی اسی طرح اس مسئلے کو اٹھانا چاہیے۔ شکریہ، جناب چیئرمین۔

Mr. Chairman: Thank you. A joint resolution has been moved by the treasury and opposition benches, which is put to the House now.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion was carried unanimously. Now we move on to item No. 3.

Senator Farooq Hamid Naek (Minister for Law and Justice): Sir, we would like to move this item but the required number of the presence of members is not there.

Mr. Chairman: Then we would move to item No. 6, Interior Minister *Sahib*,

بہت پرانا motion آپ کا پڑا ہے۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب والا! Item Nos. 3, 4 and 5 کو پہلے لے لیں۔

Mr. Chairman: He has not moved it but if they don't want to move it, I cannot force them. It is the discretion of the mover. You can't force somebody. Shah *Sahib*,

اگر bill move نہیں ہوا

you don't want to argue it, nobody can force you to argue that Bill petition at least. So, Item Nos. 3, 4 and 5, they are deferred.

Now we move Item No. 6, Minister for Interior, you have to conclude the debate on that motion which was moved much earlier. The floor is with the Minister of Interior.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: پھر ہم واپس نہیں آنے دیں گے اور یہ کل پر جائے گا۔

Mr. Chairman: I have never said it is deferred for today. I have said it is deferred. I have never said that. Yes, Ishaq Dar *Sahib*.

Senator Mohammad Ishaq Dar: Sir, with all due respect that this will be too obvious on your part to be seen as a partisan. آپ کو بالکل یہ نہیں کہنا چاہیے تھا۔

Mr. Chairman: Rest assure, I will not be partisan while sitting on the seat. Rest assure.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: اب جب آئٹم نمبر 6 پر آپ آگئے ہیں تو اس کے بعد tradition یہ ہے کہ House adjourn ہی ہو گا۔

Mr. Chairman: I will not move back. This is my word. Yes, Minister for Interior.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: شکریہ، جناب چیئرمین! اس debate کے دوران کافی سوال بھی آئے، کافی بحث بھی ہوئی، میں نے سب کے نوٹس لیے جو important تھے، جو میں سمجھتا ہوں کہ ان کو مجھے respond کرنا چاہیے۔ پہلا question یہاں پر آیا تھا کہ طلال بگٹی کے گھر پر F.C کی raid کی گئی۔ میں واضح طور پر categorically state کروں گا there was no raid conducted at the House of Talal Bugti لہذا اس دن ایک فاضل ممبر on my right انہوں نے کہا تھا کہ یہ raid ہوئی ہے اور باقاعدہ اس ہاؤس میں discussion ہوئی، گورنمنٹ کو ٹھیک ٹھاک رگڑا دیا گیا۔ اس کے بعد یہ بھی کہا گیا کہ یہ غلط بات ہوئی ہے اور اس کے بعد میں نے بڑی appreciations دیکھی میڈیا میں بھی کہ بہت اچھا ہوا کہ یہ motion move ہوا۔ جناب چیئرمین! میری عرض یہ ہو گی کیونکہ یہ ایک جھوٹ تھا، .total white lie چیئرمین صاحب! میری آپ سے ایک request ہو گی کہ اس پر ایک کمیٹی بنائیں اور اس جھوٹ کا فیصلہ ہونا چاہیے کہ سچ بات کیا تھی اور جھوٹ کیا تھا تا کہ آئندہ کوئی بھی میرا colleague بغیر verification کوئی ایسی چیز ہاؤس میں نہیں لائے گا۔ I categorically state with full responsibility, no raid was conducted on Mr. Talal Bugti's House. ایک دوسرے بگتی صاحب ہیں جن کا تعلق ایک prescribed organization سے ہے، جب آپ اس کی انکوائری کریں گے تو میں وہ پوری تفصیل آپ کو عرض کر دوں گا۔ لہذا، اس پر، I request your attention and of course also action.

جناب چیئرمین! اب میں آؤں گا مشہدی صاحب کے ایک question پر، جو انہوں نے questions کئے اور جو انہوں نے motion move کیا بلکہ ٹھیک کیا۔ کراچی میں حالات خراب تھے، خراب ہیں اور آنے والے وقت میں جو intelligence ہے، جس کسی گروپ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کراچی کو destabilize کرنا ہے تو وہ یہ ضرور جاری رکھیں گے۔ تو میں کراچی کی overall situation پر ذرا عرض کردوں کہ اس وقت کراچی میں کیا ماحول ہے؟ یہ بھی آپ کو پتا ہے کہ دو کروڑ

سے زیادہ آبادی ہے۔ وہاں پر resources کی بھی کمی ہے، جو law enforcers ہیں ان کی deployment کی بھی کمی ہے اور اس وقت جو سب سے خطرناک trend کسی نے چلایا ہے وہ کوشش ہے شیعہ سنی میں لڑائی۔

On the floor of the House, I would like to state that there is no fight between *Sunnis* and *Shias*. This is engineered programme, a programme engineered by the enemies of Pakistan.

اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ ایسا ماحول create کیا جائے جس میں دونوں گروہوں کی لڑائی ہو جائے۔ جناب چیئرمین! ملک میں violence ہے۔

And you know Mr. Chairman, that violence is the mother of terrorism and the word 'terrorism' is echoing in the whole world and in every forum. It is not only Pakistan which is suffering in the hands of terrorists. It is a worldwide phenomena and that is why even UN and other world forums have taken the notice of this, but unfortunately, Mr. Chairman, with Soviet Union and Afghan war, again the West use the *jehadi* groups of their choice and religion, religious activities and anything anti religion is never liked by anybody.

وہ خواہ مسلمان ہوں، Christian ہوں یا کوئی بھی sect ہو، کوئی بھی اپنے مذہب کے خلاف بات نہیں سننا چاہتا۔ لہذا وہی چیز ان ظالمان نے شروع کی اور جس طرح انہوں نے مالاکنڈ اور سوات میں شریعت کے نام پر takeover کرنے کی کوشش کی وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ فاٹا میں جو ہو رہا ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔

And on top of it even those who don't want peace in the world and they also use the same ingredient.

جو derogatory movie آئی، anti Islamic movie آئی تو اس میں بھی religious element تھا۔

A producer of movie did what the terrorists couldn't do for 20 years because just by one derogatory movie the entire Muslim Ummah;

1.7 billion muslims stood standstill and you know the violence and you know how many people were killed. Now the similar situation has been created in Karachi but I am happy to report have the steps taken by the Government of Sindh duly supported by the Federal Government. One of the step was to ban the mobiles on 1st of *Muharram* based on the available intelligence. Of course, I was criticized everywhere and, of course, when I banned the motorbikes that was also criticized but I think my position stands vindicated today when the Sindh High Court today has given the orders and have endorsed my all actions. So, I think even the judiciary has realized that terrorism and those groups who are doing it they have a specific purpose. So, we will continue our efforts and we will avert in Karachi this sectarian, so-called engineered programmes. Similarly, now I come on to Quetta also, the same thing was happening there and Mr. Chairman, I am happy to report to you that 75% of casualties have been decreased now because of strict monitoring and strict actions.

I ordered the action of F.C in Quetta and 60% incidents have gone down. The same instructions were replicated in Quetta, meaning thereby, no mobile phone for 10 hours and of course, the motorcycles were banned and there was not a single killing, same thing happened in Karachi. So, that means that there is some common factor which is being utilized in Quetta and Karachi and that common factor is, of course, mobile phone SIMs and that is why I said sir, it is a live bomb. Now, lot of measures have been taken in this regard. There has been a question from all my colleagues, why those who were arrested, they are not brought to justice? Why are they bailed out? Mr. Chairman, a complete study has been done……

(interruption)

Mr. Chairman: Hafiz Hamdullah *sahib*, it is against the rules, when floor is with any honourable member or a Minister, we can't have an interruption for a point of order on that.

میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ تشریف رکھیں۔ وزیر صاحب جب conclude کر لیں گے تو پھر آپ ضرور بات کریں۔ دیکھیں it is against the rules. It is totally against the rules. ہم یہاں پر خود rules بناتے ہیں۔ If we start violating the rules then.... اس وقت floor وزیر صاحب کے پاس ہے، ان کو conclude کرنے دیں۔ آپ کو موقع ضرور دیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب چیئرمین! وہ بالکل ٹھیک بات کر رہے ہیں کیونکہ ان کو انگریزی سمجھ نہیں آتی تو یہ میری غلطی تھی، مجھے اردو میں بات کرنی چاہیے تھی تاکہ وہ بھی سمجھ سکیں۔

(interruption)

جناب چیئرمین: انہوں نے اس بات کا احساس کر لیا ہے۔ حافظ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میرا خیال ہے کہ اس پر بھی بحث کر لی جائے کیونکہ میں نے ان کی بات مان لی ہے۔ ہماری ساری کارروائی انگریزی میں ہوتی ہے تو پھر تو آئین کی خلاف ورزی آپ بھی کر رہے ہیں اور میں بھی کر رہا ہوں۔ I don't want to go into the history کہ میں نے آئین کی خلاف ورزی کی تھی۔

(interruption)

جناب چیئرمین: جی آپ continue کریں۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب چیئرمین! پہلے آپ اس پر ruling دے دیں کہ کیا انگریزی بولنا آئین کی خلاف ورزی ہے۔

Mr. Chairman: English is an official language of Pakistan.

یہ بات نہیں ہو رہی ہے اور rules میں بھی ہے کہ انگریزی میں بھی اور اردو میں بھی بات ہو سکتی ہے اور proceedings ہو سکتی ہیں۔ جی ملک صاحب۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: اگر اب کوئی انگریزی کا لفظ نکلا تو میں اپنے دوست سے معافی چاہوں گا کیونکہ عادتاً الفاظ نکل ہی جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! میں یہ بھی آپ کو remind کرادوں کہ under the rules, you have got 15 minutes to conclude. The mover has got 15 minutes and the Minister has got 15 minutes. I only want to remind you that also.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: ٹھیک ہے۔ جب آپ مجھے block کرنا چاہیں please stop me, I will sit down. لیکن ایک چیز میری ضرور note کر لیجیئے پیشتر اس کے کہ میرا گلا یا میری آواز بند کر دی جائے through the mike کہ میں نے request کی ہوئی ہے کہ مجھے in camera time دیا جائے تاکہ میں وہ چیزیں بتا سکوں۔

Mr. Chairman: OK, on this issue I will have a meeting with the Leader of the House and with the Leader of the Opposition and other Parliamentary Leaders to discuss this issue which you have raised right now.

سینیٹر اے رحمٰن ملک: جناب والا! اس وقت تھوڑا سا میں figures کا ذکر کروں گا کہ جو action کراچی میں لیے گئے۔ جو actions ہو جاتے ہیں اور جو avert ہو جاتے ہیں وہ نہ میڈیا میں آتے ہیں اور نہ کسی گنتی میں آتے ہیں، وہی cases اور واقعات سامنے آتے ہیں جو ہو جاتے ہیں، ان پر زیادہ شور بھی ہوتا ہے، بات بھی ہوتی ہے۔ لہٰذا میں عرض کروں گا کہ اس وقت یہ position ہے کہ کراچی میں اس سال، 2012 میں 2339 encounters ہوئے ہیں اور اس کے against 100 arrest ہوئے۔ Gangs, drug mafia, land mafia, پرچی مافیا اور مختلف قسم کے criminal gangs 1933 تھے ان پر raid کی گئی اور ان میں سے 6 major gangsters پکڑے گئے۔ جو dacoits کے ساتھ encounters ہوئے وہ کراچی میں 09 اور بقایا سندھ میں 15 تھے۔ اسی طرح جو کراچی میں criminals red handed کارروائی کرتے ہوئے مارے گئے وہ 145 تھے اور rest of Sindh 376 تھے۔ 12641 dacoits were arrested. آپ اندازہ کریں کہ کراچی میں اتنے لوگ arrest ہوئے اور جو arrest نہیں ہوئے وہ کیا havoc create کرتے ہوں گے اور rest of Sindh میں 2600 arrest ہوئے۔ Total proclaimed offenders یعنی اشتہاری ملزم جو پکڑے گئے وہ 2262 اور سندھ کے علاقے میں 1659 تھے۔ جو from court

abscond کر رہے تھے in different cases وہ 15316 کراچی میں arrest ہوئے اور باقی سندھ میں 4923. جو ہمارے پولیس کے جوان اس پوری کارروائی میں شہید ہوئے وہ 106 کراچی میں شہید ہوئے اور باقی سندھ میں 29 شہید ہوئے۔ ہمارے پولیس کے جوان جو encounters میں اور law enforcement action میں زخمی ہوئے وہ 179 تھے اور باقی سندھ میں 45 تھے۔ اسلحہ کی recovery کی کافی لمبی figure ہے لیکن pistol کی سب سے زیادہ figure ہے، وہ 8608 ہے اور باقی سندھ میں 4000 سے زیادہ ہیں۔ Grenades and mini missiles; mini missiles 362 ہیں باقی سندھ میں 175 ہیں۔ اسی طرح suicide jackets nearly dozen. جناب والا! میں یہ figure اس لیے دے رہا ہوں کہ اس metropolitan city میں کیونکہ thick population ہے، deployment کی کمی ہے اور ملزموں کو چھپنے کا موقع بھی ملتا ہے، ان کو aid بھی مل جاتی ہے، پناہ بھی مل جاتی ہے۔ اس کے لیے ہم نے جو تھانہ کے حساب سے community policing شروع کی ہے اس پر کام کر رہے ہیں۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ نے پچھلے ایک ہفتے سے دیکھا ہوگا کہ target killing with new action which we have taken it is reducing.

جناب والا! اب میں کوئٹہ کا ذکر کروں گا کہ ایک لاکھ گاڑی check ہوئی۔ 900 گاڑیاں بغیر کسٹم کے پکڑی گئیں۔ اس وقت پورے پاکستان میں 60000 گاڑیاں بغیر کسٹم کے پھر رہی ہیں، جن کو FBR اور نادرا نے identify کرکے already notify کیا ہے۔ میری from the floor of the House ان مالکوں سے appeal ہوگی کہ ہم یہ گاڑیاں یکم کے بعد سڑکوں پر نہیں آنے دیں گے۔ لہذا یا تو وہ اس کا کسٹم کروالیں یا گاڑیاں پولیس کے حوالے کردیں۔

دوسرا اہم ترین مسئلہ جو عوامی مسئلہ بنا وہ mobile SIMs کا ہے۔ اس وقت پاکستان میں mobile SIMs کی کل تعداد کا 96.5% prepaid mobile phones ہیں، جن کا regular bill نہیں ہوتا۔ ۳۰ نومبر تک کا ہم نے وقت دیا ہے کہ اس کی re-verification کر دی جائے۔ پہلے جو ہم نے re-verification کی تھی اس میں ہمیں زیادہ success نہیں مل سکی کیونکہ اس میں single identity تھی یعنی صرف ID card تھا۔ اب ہم نے double identity کی ہے کہ وہ land line کا بل لے جا سکتے ہیں، اپنے مکان کا agreement دے سکتے ہیں، کوئی جائیداد لے جا سکتے ہیں، Driving license لے جا سکتے ہیں، passport لے جا سکتے ہیں، اس سے ہمیں امید ہے کہ یہ verification ہو جائے گی۔ یکم کے بعد کوئی موبائل فون پاکستان میں کسی چھابڑی پر یا کسی retail

shop پر نہیں بک سکے گا وہ اس لیے کہ جو فون retail shops سے لیے جاتے تھے، ہمارے پاس اور evidences آگئی ہیں، جو سرگودھا میں پنجاب پولیس نے چھاپہ مارا ہے، 150000 SIMs without any name, بغیر کسی ID card کے issue ہوئے اور اس کی منزل وزیرستان تھی۔ سارے ملزمان گرفتار ہیں، تفصیل ہمارے پاس موجود ہے۔ ہمارے پاس ہزاروں کیسز ایسے ہیں جس میں تفصیل موجود ہے کہ یہ SIMs miss use ہوتی ہیں۔ اب یہ SIMs ایک proper Performa پر verification کے بعد ان کے گھر پر SIMs بھیجی جائے گی، اس سے میں سمجھتا ہوں کہ terrorism ختم ہونے میں کافی مدد ملے گی۔

اب میں واپس آرہا ہوں کہ those accused, arrested, جو پکڑے جاتے ہیں، ان کو سزا کیوں نہیں ہوتی۔ جناب والا! اس وقت قانون ہے، آپ کا ATA ہے، آپ کا Prevention of Electronic Crimes Ordinance ہے، Pakistan Penal Code ہے، آپ کا Evidence Act ہے، یہ سارے کے سارے ہم نے amendment کر کے draft bill already Parliament کو بھیجے ہیں۔

جناب والا! میں عرض کروں گا کہ اس ہاؤس میں، میں نے Anti Terrorism Bill پیش کیا اور 2010 کے شروع میں کیا، اس پر meetings بھی ہوئیں، میرے فاضل ممبر کچھ ان میں سے موجود ہیں، کچھ retire ہو چکے ہیں لیکن کوشش کے باوجود وہ Bill pass نہیں ہوا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ رضا ربانی صاحب نے 07 points دیئے تھے وہ points بھی میں نے include کئے ہیں اور سندھ حکومت کو بھیجے ہیں کہ ان پر عمل کیا جائے لیکن بنیادی بات وہی تھی اور کچھ ممبران کا خیال تھا کہ anti terrorism کی amendments victimization کے لیے استعمال ہو سکتی ہیں۔ مشہدی صاحب یہاں پر تشریف رکھتے ہیں، میں نے اس وقت ان سے بات کی تھی کہ مشہدی صاحب تین سال کے لیے کر لیتے ہیں کم از کم اس وقت جو ہمارا on going مسئلہ ہے وہ حل ہو سکے۔ بہرحال مجھے وہ Bill اس statement کے بعد joint session میں withdraw کرنا پڑا اور آج وہ نیشنل اسمبلی میں ہے۔ Pakistan Penal Code میں جو ہم نے amendment کی ہے وہ بھی اسمبلی میں ہے۔ Fair trial کا Bill Cabinet نے پاس کر دیا ہے، جس میں وہ evidence, forensic evidence based on offence etc. that needs to be actually brought before the court once you present the matter before the court جو چالان کے بعد دینا پڑتا

ہے لہذا اس میں بھی ہم کافی improvement دیکھ رہے ہیں۔ جناب والا! حکومت نے جو steps لینے تھے وہ لیے ہیں۔

جو بین الاقوامی سازش پاکستان کے خلاف ہے اس میں، میں صرف سوئی کا point out کروں گا کہ سوئی میں کوئی سرکاری بندہ یا ایک عام شہری سڑک پر چلنے سے پہلے دس دفعہ سوچتا ہے اس لیے کہ ہر 100 or 50 ,15 گز کے بعد mines لگی ہوتی ہیں اور FC ان کو clear کرتی ہے۔ جب یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ شاید سوئی میں فوج ہے، بالکل غلط بات ہے وہاں پر صرف اور صرف FC ہے، FC صرف سوئی گیس پائپ لائن کی حفاظت کرتی ہے اور mines clear کر کے دیتی ہے۔ اس میں آپ نے دیکھا ہے کہ ہمارے سینکڑوں FC کے جوان شہید ہوئے۔ لہذا یہ تاثر کہ سوئی میں کوئی فوج کا آپریشن ہو رہا ہے بالکل غلط ہے۔

اسی طرح آغاز حقوق بلوچستان پر بات ہوئی۔ میں عرض کروں گا کہ لوگ کہتے ہیں کچھ نہیں ہوا، اگر آپ چاہیں تو میں ہاؤس کی پوری ٹیم کے ساتھ progress more than 70% دکھا سکتا ہوں جو اس وقت ہوئی ہے۔ اگر کوئی development project ہے وہ کوئی الہ دین کا چراغ تو نہیں کہ رگڑا اور فوراً بلڈنگ تیار ہوگئی اس پر وقت لگے گا۔ اس کے لیے بھی میں نے ایک درخواست کی تھی کہ اگر سینیٹ کی ایک کمیٹی بنا دی جائے تاکہ وہ الزامات کہ پیسے ایم پی اے کھا گئے، ہمارے سیاسی کارکن کھا گئے، پارٹیوں کے workers کھا گئے، اس کو ثابت کرنے کے لیے اس کی تفصیل کے لیے میری درخواست ہوگی کہ اس کے لیے ایک کمیٹی بنائی جائے۔

حاصل بزنجو صاحب مجھے نظر نہیں آرہے انہوں نے خضدار کے سلسلے میں بات کی تھی۔ خضدار میں کافی امن خراب رہا، میں خود بھی وہاں گیا، وہاں واقعی حالات ٹھیک نہیں لیکن مجھے یہ کہنے میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ وہاں پر اللہ نظر اور آواران کے اوپر کے جو علاقے تھے، پہلے یہ ساری کارروائیاں وہاں کرتے تھے، اب انہوں نے آکر خضدار میں شروع کر دیں۔ اب خضدار میں administration کو تھوڑا سا effective کیا ہے، فعال کیا ہے، نام نہیں لوں گا ایک ہی tribe میں اختلافات ہیں۔ ان کی آپس میں لڑائی بھی ہوتی ہے، علاقے کے control کے سلسلے میں بات بھی ہوتی ہے، ہاؤس میں تو دوست نہیں ہیں، لیکن میں یہ عرض کردوں کہ جو media statements میں دیتے ہیں اور media کے بعد اپنے علاقے میں وہ خود کیا کرواتے ہیں، اس کی تفصیل بھی اس ہاؤس میں کسی وقت پیش کروں گا۔ بنیادی طور پر وہاں کے حالات ہم control میں کر رہے ہیں۔ پورے بلوچستان میں، میرے بلوچستان کے دوست

مجھے endorse کریں گے کہ یہ جو ہم نے latest measures لیے ہیں اس کی بنیاد پر دیہی علاقوں میں بہت کمی آئی ہے۔

جناب والا! پندرہ منٹ ہوگئے ہیں اگر اجازت دیں تو اور بول لیتا ہوں یا باقی چیزیں بعد میں بتا دوں گا، جیسے آپ کہیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ conclude کر لیں، You have another five minutes, 7:30 تک conclude کر لیں۔

سینیٹر اے رحمٰن ملک: ٹھیک ہے۔ میرا گلا خراب ہے، میں نے کہا ٹھیک ہو جائے گا لیکن کیا ٹھیک ہوگا کیونکہ آج یہ میری چوتھی تقریر ہے۔ اب میری آواز ویسے ہی نیچے جا رہی ہے۔

جناب والا! میری درخواست ہے کہ جب ہم دل میں درد بھی رکھتے ہیں، ہم روز بات بھی کرتے ہیں، ہم حکومت کو criticize بھی کرتے ہیں، ہم روز آکر جواب بھی دیتے ہیں، میری اور تقریریں بھی آپ سنیں گے تو کیا ہم سارے بیٹھ کر یہ نہیں سوچ سکتے کہ جو اصلی مسئلہ ہے وہ تو یہی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ قانون کو ہم کیسے update کریں۔ کیوں ناں ایک اجلاس صرف اسی کے لیے dedicate کر دیں کیونکہ یہ وہ چیز ہے جو پوری قوم کے لیے ہے۔ نہ وہ اسحاق ڈار صاحب کے لیے ہے نہ وہ رحمٰن ملک کے لیے ہے بلکہ وہ پوری قوم کے لیے ہے۔ میری اپوزیشن سے یہی عرض ہوگی کوئی ایک ہفتہ دے دیں، صرف ایک ہفتہ، بیٹھ کر ان شقوں کو دیکھ لیں، جیسے بہت Bills آپ کے پاس آتے ہیں جو ایک ہی دن میں clear کرتے ہیں، چار دن لگتے ہیں، ان سے میں نے یہ کہا کہ ہم کیوں نہ یہ ناکامی قبول کریں کہ ہم اپنی قوم کو، اپنی law enforcement agencies کو وہ قانون جو دینا چاہیے تھا دینے سے محروم رہے۔ جناب چیئرمین! میں اسی پر conclude کرتا ہوں کہ سو باتوں کی ایک بات یہ ہے کہ law بنائیں to bring the criminal to justice. ایک بندہ دن دیہاڑے پولیس کے پاس آکر confession کرتا ہے کہ میں نے 400 بندہ مارا، جب وہ کورٹ کے سامنے جاتا ہے تو کہتا ہے پھینٹی لگی تھی میں نے کہہ دیا حالانکہ FIR موجود ہے لیکن وہ evidence law, ATA اس کا ساتھ نہیں دیتا for the sake for my country, for the sake of FC, for the sake of Police, for the sake of your future generation, my demand from the core of heart,

please have these laws updated and I have already submitted to the parliament and I hope some attention will be paid to it, sir.

Mr. Chairman: Thank you. The Motion moved by Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi, on his behalf and on behalf of Mr. Hamza, has been talked out. The House is adjourned to meet again on Thursday, the 22nd November, 2012 at 4:00 P.M.

(The House was then adjourned to meet again on Thursday, the 22nd November, 2012 at 4:00 P.M.)